اور جو بندگی نہ لاوی وہ بندہ نہین اور بڑی بندگی
نماز ہی کہ بدون اوسکی کوئی بندگی قبول نہین کیونکہ
سرا سر بندگیون اور بڑی گا مونسے بچنیکی یہی ہی
اور اوس نماز سے کوئی غافل نہین نہ درخت نہ عمارت
نہ پرند نہ حیوانات نہ خشرات نہ زمین نہ پہاڑ نہ ستارے
نہ اسمان نہ ارواح نہ فرشتے جیسے کہ نماز درخت
اور عمارات کی قیام ہی اور پرند اور حیوانات
چرند کی رکوع اور تمام خشرات کی سجود اور زمین
اور پہاڑ کی قعود اور ستارون اور اسمان کی حرکت

اور ارواح

اور ارواح اور فرشتونکی طہارت تسبیح اور کلمہ شہادت
اور تلاوت قران اور ذکر اور دعا، اور اس سے نکو
کہ خاص حیلہ سرکاری ہی ساری خوبیان تہوڑی
عرصہ مین مرحمت فرمائین اور خلیفہ کرکے سب پر حکم
دیا حسنے فرمان برداری کی اور حکم بجالایا اوسکا
منصب قایم رہا اور بہشت ہوا اور حسنے نافرمانی
کی اور اوسپر قایم نرہا وہ بے منصب ہوا اور اولٹی
پاؤن دوزخ مین گرا اور جانا چاہی کہ جو کوئی نماز
بیگمانہ ادا کرتا ہی اور اوسکو صواب ایسا ہی ملتا ہی جیسا

کہ صواب زکوۃ اور حج اور روزہ اور جہاد کا اسیطرح پر کہ خرچ پانے

اور کپڑے لیجانیکو واسطہ ہندکی کری بجای زکوۃ کے ہی اور رخ ہونا

طرف کعبہ کی حج ہی مکہ معظمہ بجای احرام کے اور ہونا طرف قبلہ کے

کرنا بجای طواف کے اور کھڑا ہونا بجای وقوف عرفات کے

اور رکوع اور سجود اور کھڑے ہونے اور دوڑنیکی مانند درمیان صفا

مروہ کی اور موقوف کرنا کھانی پینی کا بجای روزہ کے کہ صوم

ہندکرنا نفس کا ہی اور ہندکرنا سب نفس کے ایک صورت

صوم کا ہوجاتی ہی نفس ایک ساعت ہی اوسکو خواہشوں سے

بلکہ بہ نسبت روزہ کی ایک طور سے زیادہ ہندکرنا ہی اسواسطہ کہ

کہ نظر بہی اور توجہ بہی ظاہر یا باطن طرف غیر کے کرنا ہین جاتا

جاہی اور دفع شیطان کا کرنا اور مشقت مین ڈالنا نفس کو

دفع سے اوسکی کی واسطہ نماز کی جہاد ہین لیکن نماز مین حضور

دلکی شرط ہی کہ بدون اوسکے پوری نماز نہین بلکہ جانا ہی

کبھی اوہی یا نہای یا پانچوان حصہ یا چھٹا حصہ یا توان

یا اٹھوان حصہ یا لوان یا دسوان اسیواسطہ کہ ہر رکن

نماز مین اتنا ٹھہری کہ کوئی لحظہ حضوری میسر ہو اور

حضوری کئی طرح پر ہی ایک یہہ کہ مضمون ہر رکن کا خیال

کری اور سامنی رب اپنی کی جانی اور اوسکو متوجہ جانی

جانی اور جون صورت پڑی مضمون اوسے صورتکا خیال
کری اگر مقام عتاب اور غصہ کا ہی خوف کری اوپناہ
چاہی اور مقام رحمت کا اور عنایت ہی اوسکو خدا طلب کری
اور سوا اسکا اور بہی مضمون کہ دی واسطے خاص کہین نہ واسطے
عاملی اور حضوری بغیر نا سیر دلکی سیر ہین اور نا شیر دلکی
بغیر دانست منع الفاظ کی حاصل نہین اسواسطہ جو کلمہ
نماز مین ہی منع اوسکا ہندی زبان مین موافق ہما ور یکا
لکہی کہی ہین کہ اکثر غریب لوک معنیون سے بخبر ہین سمجہہ کر حضور
دل سے نماز گذارین اور حلاوت پاوین اور اک فایدہ اور بہی ہے

کہ اگر منع الفاظ کی جانی تو سب بری کامون سے کہ جنکے نقصان ایمانکا
ہی بچین اور معلوم کرین کہ اقرار اپنی ربکی ساتہی کیا ہی اوسکے
قایم رہی سو ہر ایک طالب اعیان کو لایق ہی کہ حقیقت نماز کی اسطور پر
جانی کہ حضرت حق نی مجکو تمام پیدایش مین بہتر پیدا کری پانچ وقت
اذن مطلق دیا ہی اور محتاج اور کی اذن کا اور احسان مند
کسی دربان یا نقیب کا نہین کیا اور بغیر حاضری پر وعدہ سخت
عذاب کا فرمایا اور جانا چاہئی کہ ایسے نعمت عظمی سے محروم رہنا
اور سخت عذاب کا سزاوار پڑنا بڑی نادانی و کمینائی ہی اسطرح
عظمت نماز کی خوب سمجہہ کر تمام اداب کہ لایق قبولیت بارگاہ
بادشاہ حقیقی کا ہون بجالاوی پہلے طہارت اور پاکیزگی یعنی وضو

کری اور حاجت نہانی نکہ ہو تو عمل کری جب کہ کوئی ارادہ بادشاہی
دربار کی جانیکا کرتا ہی پہلے حمام کرتا ہی کہر کپڑی پہن کر جاتا ہی بعد
اوسکا موہنہ طرف کعبہ کے کہڑا ہو کر جاہی سر آسمین ہی ہی کہ کعبہ طرف زمین ہی
اور تمام زمین اوس سے پہلائی کئی اور پیدائش جسم اوسکی کہ خاکسی ہی
جو جب ظاہر جسم کو طرف اصل اوسکی کہ متوجہ کیا باطن کو بھی یعنی اور طرف
اصل اوسکا یعنی حقتعالی جو پیدا کرنہ والا اوسکا ہی متوجہ کیا ہی اور
بوقات پنجگانہ نماز کو ملا شبہ وقت دربار اور حضوری کی جاتا ہی
حاجات اپنی عرض کری اب بیان کا اور منہ الفاظ کہ منقال ہی یہی
مثلاً جو وقت کوئی بندہ قصد اور مناجات اور عرض حاجات کا
دلمین معزز کے حاضر دربار خاص کا ہوتا ہی اور نہایت تعظیم و عقیدہ درست

اور سینت حالص سے روبرو اوس بادشاہ عالیجاہ کے کہڑا ہو کر اور رخ اعراض
او التفات کا اور طرف سے پھیر کر کے اللہ اکبر کہی یعنی اللہ بہت بڑا ہی
او سے وقت وہ بادشاہ عالیجاہ اپنی بندہ کی قصد اور ارادہ پر
مطلع ہو کر عنایت خاص مرحمت فرماتا ہی اور اوٹھانا دونو
ہاتہو لگانیکر مین مراد دست بردار ہونا دونو جہانو سے ہاتہ
اور تکبیر فرض ہی بعد اوسکے دعا استفتاح ہی کہ اوسمین تعظیم اور
توحید ہی وہ یہہ ہی سبحانک اللہم سا تہہ پاکی کی یاد کرتا ہون مین
نکجوای اللہ و بحمدک اور تعریف تیری و تبارک اسمک اور
بہت خوبیو لگاہی نام تیرا و تعالی جدک اور بہت بلندی مرتبہ تیرا
و لا الہ غیرک کوئی لایق بندگی سوای تیری یہہ دعا سنت ہی
اور جانا چاہی کہ جسقدر کلام تعظیم اور توحید کا اوس بندہ کی زبان

صادر ہوتا ہی ایسے وقت نزول رحمت الہی کا کہ حضوری بادشاہ کی
میسر ہی دل اپنا حاضر کرکا حاجات اپنی عرض لیکن پہلا عرض سے
مضمون دفع شیطانی کا ہی کہ وہ خارج بڑا ہی اور دشمن قدیم سے ہوکر دلین لاوی اوزربانسے کہی کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کا شیطان راندہ کی سے بسم اللہ
الرحمن الرحیم شروع اللہ کا نام سے جو مہربان ہی نہایت رحم والا
بہہ شروع عرضداشت کا اور عرضداشت بہہ ہی الحمد للہ رب العالمین
سب تعریف اللہ کو ہی جو صاحب ساری جہانکا ہی الرحمن الرحیم
بہت مہربان رحم والا مالک یوم الدین مالک انصاف کے دنکا
ایاک نعبد ایاک نستعین تجھی کو ہم بندگی کرین اور تجھی سے ہم
مدد چاہین اہدنا الصراط المستقیم چلا ہمکو راہ سیدہا صراط الذین

انعمت علیہم راہ اونکی جن پر تو نے فضل کیا غیر المغضوب علیہم
ولا الضالین نہ جن پر غصہ ہوا اور نہ کہنی والی بہہ عرضداشت
اللہ صاحب اپنی بندونکو زبان فرمائی کہ صوقت جاچاہی اسطرح کہا
کرین بعد اوسکا امین کہنا یعنی مرض ہماری قبول کر مسنون ہی اور فرض
اور قرآن مین نہین ہا الا اتفاق اوغاز مین اسکا سوا ایک صورۃ
ملائی کری پڑہنا سورۃ فاتحہ کا اور ملانا ایک سورۃ اور کا واسطے
اور پڑہنا اعوذ اور بسم اللہ کا سنت ہی اسمقام مین سورہ یعنی
قل ہو اللہ لکہنا چاہی دو وجہہ کر ایک بہہ کہ عوام الناس غاز مین
اسکو پڑہتی ہین دوسری بہہ کہ توحید اور محبت اللہ کا اوسمین
اور بڑائی اوسکا اس صورت مین یا اختصار خوبی کہ حکم اوسکا
اسطرح نازل ہوا قل ہو اللہ احد تو کہہ اللہ ایک ہی اللہ الصمد پاک ہی یعنی

کہانا بینیا کچھہ نہیں خدا اوسکو کہتی ہیں جو خود محتاج نہو کسیکا اور سب محتاج
ہوں لم یلد ولم یولد تک کوئی خدا اور نہ کسی جناکہا دلم یکن لہ کفوا احد
اور نہیں اوسکا برابر کا کوئی اس عرضداشت کی مضمون کو اسطرح سمجھی
کہ جیسے کوئی مفلس نوکر بادشاہ کی سامنے دست بستہ کہڑا ہوکر اپنی عاجزی
اور مفلسی اور اوسکا نوکری اور بڑائی بیان کرتا ہی اور بڑا امیدوار
ہوکر کچھہ مانگتا ہی اوجسوقت وہ مجلس مناجات بیانہایت اوس بادشاہ
عالیجاہ کا معلوم کرتا ہی بڑی تعظیم سے ارادہ پابوس کا کرکی جھکتا ہی
اور کہتا ہی سبحان ربی العظیم یا پاک ہی میرا صاحب بڑی عظمت والا
اور رکوع دلالت کرتا ہی اس بات پر یہہ حضوری عظمت میں بیٹہ
میری جگہہ کی بعد اسکا دعا بہی اسطرح پر ہی کہ سمع اللہ لمن حمدہ
سنے اللہ نے اوسکا بات جسنے سراہا اوسے بعد از وہ عابد اوثنا ہی کے

کہڑا ہوکر کہتا ربنا لک الحمد اے صاحب ہمارے تیری تعریف ہی بہت حمد
کثیر اطیب مبارکا فیہ کہ محبوب و پسندیدہ تعریف بڑی پاک پاک
جسمیں خوبیاں ایسے تعریف کی کہ اوسے دوست رکہی اور ہمارا
صاحب راضی ہو یہہ کہڑا ہونا بہی رکوع کی واجب ہے قول صحیح پر
دعا یہہ ثنا سنت ہی یا دکیا چاہی کہ اوقت پابوس کا ہی سجدہ کیجی
اور سبحان ربی الاعلا پاک ہی میرا صاحب بہت اونچا رکوع اور سجود
مین بقدر ایک تسبیح کی بڑہنا فرض ہی اور تین بار کہنا سنت ہے
لیکن مضمون اس مدحکا اور ثنا کا موافق اپنی حوصلہ کے سمجہنا
بہت ضرور ہی کہ بعد تعظیم کا پہیر کہڑا ہونا اور مدح اور ثنا کا
عرض کرنا اور پورا سمجہنا کہ مین بسر رکہنا سبب کیا ہی جانا چاہیے
کہ رکوع جو مقام بڑی تعظیم کا ہی اس بندہ کو معلوم ہوا کہ تجہہ پر بڑی عنایت

صاحب کے جو اس مقام مغفرت مین بدون طلب اجازت کے
کس نقیب چوبدار کی بیخکو دخل ہو اوسے واسطے بہت سے تعریف
کرتا ہی اور اداے شکر اس نعمت عظمی کا کرکے بیتابی اپنی خاک
برابر کرتا ہی اور بار بار کہتا ہی سبحان ربی الاعلی اور جا بجا
کے سجدہ جو مقام نہایت قربت اور ظہور تجلیات باریک ہی
کا ہے بندہ ماری ست کی بعضے مضمون جو ہنین کہی یا یا اسکے واسطے
حکم ہوا کہ ایکدم بیہڑ کر دوسری بار عرض کری یہ مضمون جلسہ کا ہی
اور جلسہ مین الفانی بہ کہنی نہایت خوب ہین وہ یہ ہی اللہم
اغفرلی ای اللہ بخش مجھی در حق اور رحم کر مجھپر داہنی اور راہ پا مجھی
در رزقنی اور کہا نا دی مجھی در رفعنی اور سر فراز کر مجھی در عافنی اور
نفضال میرا در کر یہ اللہ اکبر کہہ کر زمین پر سر رکہی اور رکہی سبحان ربی الاعلی

اور جا نا چاہی کہ جسوقت رکوع یا سجدہ کری اور اللہ اکبر کہی اسی طرح
مضمون کو اوسطرح سمجھی کہ جسطرح کہ پہلے مین سمجھتا تہا جسوقت
یہ بندہ عرضداشت اور تعظیم اور عرض حاجات کا اور تسبیح موافق
اپنی حوصلہ کے کر چکا تا بہ بیٹہی کا یا ی اگر چہ بیٹہا رو برو اوس
بادشاہ عالیجاہ کی ترک ادب کا ہی لیکن مضمون اوسکا
سوال کا اسطرح سمجھی کہ یہ بیٹہا رو برو اوس صاحب کی اسواسطے ہی
کہ مثلاً جسوقت صاحب یا نوابا دراز کری اور بندہ کہ حاضر
یا نوچیہی کہ اوسپر لازم ہی بحالا دی یا یہ منتظر حکم کا ہی لیکن
اسقدر کو عبادت سے خالی نہین رکہا کہ جیسکہ تحفہ اور درود
اور سلام کا پڑہنا شنید کا مقرر ہوا ہی اسطرح پر التحیات للہ
سب بندگیان زبانکی اسدکو ہین والصلوۃ اور سب بندگیان
بدنکا والطیبات اور سب بندگیان ہاتہ پاک کے السلام علیک

ایہا النبی ورحمت اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اور جب بندہ اللہ کا یہی ہین اشہد ان
لا الہ الا اللہ اور گواہی ہون مین اسکا کہ نہین بندگی کسیکی سوا اللہ کے
اور اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اور گواہی ہون مین اسکا کہ محمد بندہ
ہی اللہ کا اور رسول اوسکا ہی اور پڑہنا التحیات کا
قعدہ پہلا مین اور دوسری مین واجب ہی اور قعدہ پہلی
مین بقدر پڑہنے التحیات کے فرض ہی اور مضمون قعدہ اخر کا
اسطرح پر سمجہی کہ بیٹہو وقت درمیان رکعت کہ ہی السلام علیک
ایکہا النبی اور چاہی اور السلام علیک اوس درمیان رکعت کہ صاحب
بہہ ہی التحیات للہ والصلوات والطیبات علیک اوسکا سلام
ہی علیہ الصلوۃ والسلام پر ہی کہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ اور اپنی واسطے اور سب اپسہ بندونکی اسطرح ہی السلام علینا

وعلی عباد اللہ الصالحین بعد اوسکا تشہدی اور تشہد کہتی ہین
گواہی دیتی ہون گواہی دیتی ہون لا الہ الا اللہ اور اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ
جانا چاہی کہ یہہ گواہی توحید کی ہی کہ اپنی اللہ کو ایک جانی اور اوسکا
بندگی مین کسیکو شریک نکری اور پیغمبر علیہ السلام کو اوسکا بندہ جانی
اور رسول اپسا ہی معلوم کری کہ مضمون زبان پر لانی سے اور دلین
یقین کرنے سے مسلمان ہوا ہی اور نماز فرض ہوی اور اپسے پر ختم
ہوی اور معلوم کری کہ جسکا م پر مدار مضمون کسیکام کا ہوا ہی
تکرار اوس مضمون کا اول اور اخر نماز ہی اسواسطے پہلا نکہا تحریمہ ہے
حضور حاضر ہونے دربار خاص کا کرتا ہین الی وجہت وجہی للذی
فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین پڑہتی ہین یعنی
میں نے متوجہ کیا اوسکی طرف جسنے بنایا زمین اور آسمان کو یکطرف
کا ہو رہا اور مین شریک نہین کرتا کسیکو اندر نماز کے ہی
مضمون بہت ہی کہ لا الہ غیرک اور ایک نشست موجود ہی

اور جو وقت دعا رخصت ہوتی ہیں تو یہی عہد اور پیمان کرادیتی
کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ در اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ عہد اوسکا
درود برابہی اللہم صل علا محمد الہی رحمت خاص بھیج تو اوپر
محمد کا دعا ال محمد اوپر اور ال محمد کے کما صلیت علا ابراہیم
جس کہ رحمت بھیجی تو نے اوپر ال ابراہیم کا دعا ال ابراہیم
اور اوپر ال ابراہیم کے انک حمید مجید تحقیق تو سراہا کیا ہی
بزرگ اللہم بارک علا محمد الہی برکت بھیج تو اوپر محمد کے
دعا ال محمد اور اوپر ال محمد کے کما بارکت علا ابراہیم جس کہ رحمت
بھیجی تو نے اوپر ابراہیم کا دعا ال ابراہیم اور ال ابراہیم
انک حمید مجید بیشک تو ہی سراہا کیا بزرگ اللہم صل علا محمد
واز واجہ ودزیانہ الہی رحمت خاص بھیج تو اوپر محمد کے اور
بیبیون اوسکی اور لواحقون اوسکی کے کما صلیت علا ابراہیم
انک حمید مجید جیسے کہ رحمت بھیجی تو نے اور اوپر ابراہیم

اللہم

اللہم بارک علا محمد واز واجہ ودزیانہ بعداوسکا مانگتا ہوں کہ اللہم
انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا یا الہی ظلم کیا میں اپنی اوپر بہت ظلم ولا
یغفر الذنوب اور نہیں کوئی بخشنا گناہوں کو الا انت فغفرا مغفرۃ
من عندک اکر تو بخشش مجہی بخشش سے اپنی پاس کی واررحمنی انک انت
الغفور الرحیم اور رحم کر مجہیر تو ہی بخشنے والا مہربان اللہم انی اعوذ بک
من عذاب جہنم یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری عذاب سے
دوزخ کی واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال اور پناہ مانگتا ہوں
میں فتنہ مسیح کا جو نام ہی اوسکا واعوذ بک من فتنۃ المحیا
اور پناہ مانگتا ہوں میں تجھ فتنہ زندگی سے فتنۃ الممات اور
فتنہ موت کی سے یہہ دعا پیہنے ہیں اسوا سلم کہ وقت
دعا کی قبولیت کا ہی اور درود خاص نماز میں سنت ہی مطلق
واجب ہی جیسا کہ فرمایا یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما
اے ایمان والو درود بھیجو اوسپر یعنی نبی محمد پر اور سلام

اور اوسکا یعنی دربار اسطرح پر باہر انا السلام علیکم ورحمت اللہ
سلام پر اور رحمۃ اللہ کا اس سلام اور رحمت کا مضمون اسطرح
سمجھی کہ جسوقت پہلا سلام ہوا باد میں طرف والی نیت سلام
اور رحمت کا طرف امام کا کریں اور جو داہنی طرف ہوں اونکی
اور فرشتونکی اور داہنی والی نیت سلام رحمۃ کا طرف امام کے
اور باد میں طرف کا لوگون اور فرشتونکا ہر دو طرف اور جو
کوئی امام کا برابر یعنی پشت پر ہو وہ دونوں طرف نیت امام
کی اور سب لوگونکی کری اور جو کوئی جماعت کا سرپر ہو اسکیطرف
نیت جماعت اور امام کا کری اور اسکیطرف فرشتونکی کری
جو کوئی تنہا ہو تو نیت فرشتونکی کری یہہ سب خوبیان جماعت
ہین کہ اسمین سلام اور رحمت بھیجتی ہین اور سوا نماز کی یہی
ثنا چاہی کہ ملاقات ہین رحمت کا تحفہ سب لوگونکو یعنی سلام
علیک کرتے ہین کہ مسلمان کا ساہی اور السلام کا جو دعا ہی یہہ

اللہم

اللہم انت السلام وبارکت ویا ذوالجلال والاکرام حدیث مین ہی
اول ای مین سوای نہین ای خدا تو سلامت ہی اور تجھسے سلامتی
برابا کا جو بینا لگا ہی تو الصاحب بزرگی اور بخشش کا اور سوا اسکا ہی
بہت دعائین جو لوگ چاہین پڑہین لیکن معنے ہر دعا کی معلوم کری
صاحب اپنی ہمارہ مطلع ہونا اور یہہ مضمون دلمین لانا جو مانگتا ہون
مقرر بلیکا نہایت ضروری اب معنی دعا قنوت کے سنی کہ اوسکو
وتر کی نماز مین کہ پچھلی رکعت مین پڑہی ہین اللہم انا نستعینک ای
اللہ تجھسے مدد چاہتی ہین ونستغفرک اور تجھسے بخشش چاہتی ہین
ونؤمن بک اور تجھپر ایمان لاتی ہین ہم ونتوکل علیک اور تجھپر
بہروسا کرتی ہین ہم ونثنی علیک الخیر اور تعریف کرتی ہین تجھپر
تعریف کرتی ہین بخوبی ونشکرک اور شکر کرتی ہین ہم تیرا او
لا نکفرک اور ناشکری نہین کرتی تیری اور لگا لیتی ہین ہم ونخلع
اور چھوڑتی ہین ہم من یفجرک اوسکو جو گناہ کری تیرا یعنی نامرضی

کری تیری اللہم ایاک نعبد ای اللہ تجھی کو ہم تبدگی کرتے ہین دلک
نصا اور واسطے تیری بڑائی ہین ہم نماز دلسجدا در سجدہ
کرتے ہین ہم والیک نسعی اور طرف تیری دوڑتے ہین ہم
ونحفد اور خدمت کرتے ہین ہم ونرجو رحمتک اور امید
رکھتی ہین ہم رحمت تیری کی ونخشی عذابک اور ڈرتے ہین
ہم عذاب تیری سے ان عذابک بالکفار ملحق بتحقیق تیرا عذاب
ای اللہ ساتھہ کافرونکی ہین لکنی والا ان تمام الفاظ کو
جدا جدا سمجھی کہ ایک ایک الفاظ اسکا لایق غیر خدا قطع کرتا ہی
اور طرف رب اپنی کی پہرتا ہی یعنی اوسی سے مدد چاہتی ہین
اور بخشش مانگی اور ایمان لانا اور پہروسا کرنا اور تعریف
کرنے اور شکر کرنا اور ناشکری ہونا اور گناہگاری سے جو گناہ
ظاہر کرنا اور تعریف کرنا اور جسی انکار کرنا ہو جہی تعریف کرنے
اور اوسکا بندگی کرنا اور نماز پہڑہنی اور اوسکو سجدہ کرنا

اور اوسی

اور راہ اوسکا طرف قدم رکھنا اور حکم بجا لانا اور اوسکا رحمت کا
امیدوار رہنا اور اوسکا عذاب سی ڈرنا کہ جسنے نافرمانی کی
اوسپر عذاب ہی اور جانا چاہی کہ جسوقت کوی مسلمان اسطرح
سمجھہ کر کیفیت نماز کی حاصل کری بعد نماز کی ہی اوس کیفیت کو
ہاتھہ سے مٹنی اور بندگی اپنی رب کی سے باہر ہونا بندہ کی
کام بندہ نہین ہی اور بندہ وہی ہی کہ اپنی ربکو پاس ہی جانے
نہ ہین کہ نماز مین مالک یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین
کہی اور بعد نماز کی اوسکی مالکیت اور بندگی شریک نکری
اور ہر کام مین نام اوروں کا مدد کی ساتھہ پکاری جسطرح
نماز مین اپنی ربکی سامنی سیدہی راہ کی طلب کری یعنی اہدنا الصراط
المستقیم کہی اوس راہ کی تحقیق کری اور غافل نرہی چاہا چاہی
کہ جسقدر انسان بسبب غفلت کے طرف شرک اور بدعت کی ہو
رغبت کرتا ہی راہ سیدہی اور طریق محمدی سے دور پڑتا ہی

یعنی سنی نہین رہتا اگرچہ علم رتبہ رکھتا ہو اوس علم کی مثل ایسا ہی ہے
کوئی واسطے ہدایت اور نیز کرنی نظر کی دورین رکھتا ہی جسکے
بتائی بغیر دورین کیا کام اوی علم حاصل فرمان بردار ہونا
اپنی رب کا ای کہ ہر چیز کے تحقیق مین رہنما اور مقصود اصلی کو
نہ پہنچا تا یہہ سب خرابیان عقیدہ کے ہین ہی سے ہوا کرتی ہی
اگر عقیدہ درست ہو تو یہہ قباحات پیش نہ اوی اور درست
عقیدہ کے واسطے اینہ الکرسی کا نازل ہوئی ہی کہ جو اکثر لوگ
دینداری سے سنا جاتی ہی کہ یہہ آیت درست عقیدہ کے واسطے نازل
ہوئی ہی کہ جو اکثر لوگون کی دلمین منجملہ مضمون بے ایمانی کے ہے
پکڑ کی اونکی جواب اللہ تعالی نین اس آیتہ مین اپ فرمای ہین
اور اس آیتہ کی تعریف پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام نے تمام قرآن سے
بہت فرمای وہ یہہ ہی کہ اللہ لا الہ الا ہو اوسکے سوا کسیکا
بندگی نہین الحی القیوم جتنا ہی سب کا نہا منی والا تاخذہ سنۃ

ولا نوم اور نہین پکڑتی اوسکو اونگھ اور نیند لہ ما فی السموات
وما فی الارض در اسطے اوسکا ہی جو کچھہ ہی آسمانون مین اور زمین مین
من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ کون ہی ایسا کہ سفارش کری
اوسکا پاس مگر اوسکا اذن یعلم ما بین ایدیہم وما خلفہم جانتا ہی وہ
جو خلق کے روبرو ہی اور پیچھی ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما
اور نہین گھیر سکتی کسی شے کو اوسکا علم مین سے مگر جو وہ چاہی
وسع کرسیہ السموات والارض اور سمای اوسکا کرسی مین آسمانون
اور زمین کو ولا یئودہ اور تھکتا نہین اونہا کی نگہبانی سے
وہو العلی العظیم اور وہ اوپر ہی سب سے بڑا اب بیان اوا لفظ
سنی کہ دین حسابی خدا کی سامنی جس شخص کہ اوا زکی سنی ہوگی
گواہی دیگا اوسے حسنی اذان کہی ہوگا اسطرح پر کہ یہہ وہ
شخص ہی حسنی نام تبر ابیگا رانہا اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نا کہ حسابی دن اذان کہنی والا درازگردن ہوگا

اور لو کونسے اور دوسری اور فرمایا ہی کہ جو کوئی ارادہ ثواب
کی ساتھہ ایک برس اذان ہی لکھا چاہی واسطے اوسکا بہشت دو رخصے
اسیواسطے سننے والی کو لازم ہی الفاظ اذان کی کہنا دیکر
اور جواب ہر لفظ کا جو موذن کہتا جاہی کہتا رہی ثواب اوسکا
بہی بہت پاویگا اور الفاظ اذان کی یہہ ہین کہ اول کہی اللہ اکبر
بہت بڑا ہی یہہ لفظ چہار بار کہی اور حاصل جاریکہنی کا اسطرح
سمجہی کہ بہت بڑا ہی یعنی از راہ علم اور قدرت اور رحمت اور
شرافت کا اور جانا چاہی کہ کمال علم اور قدرت اور شرافت
کا کس طرہ جمع ہونین ہوسکتا اور جواب اللہ اکبر کا ہی اور
پہلا بار جو وقت موذن کہی اللہ اکبر سنکر دالا کہی جلسانہ یعنی بڑا ہی
شان اوسکا پہر اللہ اکبر موذن کی ساتھہ کہنا چاہی اور جو وقت
کہی اشہد ان لا الہ الا اللہ یعنی گواہ ہونین اسکا ہونین کسیکا بندگی
سوا اللہ کا یہہ گواہی اوسکا توحید کا ہی ہے اور بلند اور حاصل دو بار

کہنی کا یہہ ہی دینی زبان سے اور دوسری دل سے اور سننی والا بہی
کہی اور جب کہی اشہد ان محمد الرسول اللہ یعنی گواہ ہونین اسکا کہ
محمد پیجا ہوا اللہ کا ہی اور یہہ گواہی بہی بارہا بلند پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے ہونے پر زبان اور دل کی ساتھہ کہی اور سننی والا بہی یہی کہی
اور جب کہی حی علی الصلوٰۃ یعنی آؤ تم نماز پر اشارت ہی
کہ آؤ تم تین سی دوسری بار دل سے اسکا جواب بہی اسطرح کہی لا حول
ولا قوت الا باللہ یعنی نہین طاقت ہمکو گناہ سے بہرنے کی اور
نہ قوت ہی نیک کام کرنیکا مگر ساتھہ اللہ کا کہ صاحب طاقت کا ہی
اور قوت کا اور جب کہی حی علی الفلاح یعنی آؤ تم مراد پانے پر
یہ تین سی اور جانے اسکا جواب بہی یہہ ہی لا حول ولا قوت الا
باللہ ہی اور فجر کے اذان مین یہہ بول سوا ہین کہ الصلوٰۃ خیر من
النوم نماز بہتر ہی نیند سے اوسکا یہہ جواب ہی یعنی صدقت
وبررت یعنی سچا ہی تو اور اچہا کہا تو نے اور جب کہی اللہ اکبر

اور جانا چاہی اول اور آخر اللہ اکبر کا جل شانہ کہی بڑی ہی شان اوسکا
اور آخر سب الفاظ کا توحید ہی کہ لا الہ الا اللہ یعنی کسیکا بندگی نہین
سوا اللہ کا اسکا جواب یہہ ہی اور کلمہ کا دعا ہی وہ یہہ ہی کہ اللھم
رب ہذہ الدعوت التامۃ ای الہ الصیاحب اس کلمہ کا پورا کرنیوالی کہ والصلوۃ
القائمۃ اور اوپر نماز کے قایم کہ ات محمدن الوسیلۃ حدیث مین آیا ہی
کہ دی تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ والفضیلۃ اور بڑی درجہ
مقاما محمودن الذی اور اوہنا اوسکو مقام محمود مین وعدہ جسیا
کہ وعدہ کیا ہی تو نے انک لا تخلف المیعاد تحقیق تو نہین کرتا وعدہ
خلافی بہت کا سب مین پڑا امر یہہ ہی بعد اوسکی فرض نماز کے پہلا جو تکبیر ہی
اوسمین سورۃ الفاتحہ اذا کی قد قامت الصلوۃ یعنی قایم ہوئی نماز کی
زیادہ اسکا جواب یہہ ہی کہ جو کوئی سنے کہڑا ہوا اور نماز
پڑہی اور بعد نہ پہنچا نہ ہی اور مقام محمودہ وہ مقام ہی کہ جسوقت
پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام درخواست شفاعت کا کری کہ اسوقت

اور کوئی

اور کوئی نکرے کا اب بیان نماز کی کہ نماز کا سنا چاہی کہ پہلا جزا
سب پر کہ نماز ہی اور حقیقت اسکا یہہ ہی کہ اول اوسمین تعریف
ہی خدا کی بعد اوسکا دعا ہی واسطے صبر کا اور مضمون ہی نسبت کا
زبان سے کہی یا دلمین لاوی اسکو کہہ تعریف اللہ کو ہی اور دعا مست
کو اور اسمین چار تکبیر ہین تکبیر اول اللہ مضمون میت سے کہ اوسکا
تعلق دل سے ہی کہی اللہ اکبر اور دعا استفتاح پڑہی کہ وہ لکہی کی
مگر یہ بول سوا ہین کہ جل شانک یہہ بول حدیث مین یعنی بہت بڑی
تعریف تیری جب تنا پوری کرچکا یہہ کہی اللہ اکبر اور درود پڑہی
کہ وہ پہلی لکہیا ہی مگر یہہ بول سوا بڑہتے ہین وسلمت درحمت وترحمت
اور سلام بے بہی تو نے اور بہت رحمتہا ہی تو نے پورا درود پڑہکر
کہی اللہ اکبر اور یہہ دعا کہ مراد عورت کی واسطے دونو نا ہی
اسطرح اللھم اغفر لحینا ومیتنا الصیاحب ہماری بخش دی
زندون اور مردو کو ہمارا ہمنا اور جو حاضر ہین دعا یبنا اور

اور جو غایب ہماری و صغیر نا و کبیر نا اور جیو توکو اور پرڈ نکو کرنا
دانشا اور ہماری مرد و نکو اور عورتو نکو اللہم من احییتہ منا فاحیہ
علی الاسلام ای اللہ جسکو رکھی تو ہم مین سے قایم رکھہ اسلام پر یعنی
اپنا فرمان بردار رکھہ و من توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان اور مار
تو جسکو ہم مین سے مارا و سے ایمان پر یعنے ختم اوسکا ایمان پر ہو
تیری مہر سے یا رحمک یا ارحم الراحمین ای سب مہروالو نسے زیادہ
مہروالی پہر اللہ اکبر کہی اور جو رکا ہو تو یہہ دعا ہی کہ اللہم اجعلہ لنا
ای اللہ کر اوسکو ہماری واسطے مرسل و اجعلہ لنا اجرا و ذخرا و اجعلہ
لنا شافعا و مشفعا اور کر اوسے واسطے ہماری اجر اور ذخیرہ اور کر
اوسے واسطے ہماری سفارش کرنے والا اور سفارش کیا کیا اور جو رکے
ہو تو الفاظ مین صغیر کا فرق ہی اور معنو مین کچھہ فرق نہین جو دعا
واسطے عورتو کے حسنا کہ اللہم اجعلہا لنا فرطا و اجعلہا لنا اجرا و ذخرا
و اجعلہا لنا شافعۃ و مشفعۃ پہر اللہ اکبر کہی اور سلام پہیری اور جو

دعا یاد ہو پڑہی اگر یہہ دعا پڑہی تو کفایت ہی کہ ربنا اتنا
فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار اور نجایا ہمین دکھہ اگ کے سے پہر کہی
اللہ اکبر لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد اللہ بہت بڑا ہی
ہمین کسیکا بندگی سوا اللہ کی اور اللہ بہت بڑا ہی اور اللہ کو سب تعریف ہے
سب معنی اون کلمات کے سنی کہ جس پر مدار ایمانکا ہی اول کلمہ طیبہ
جو کفر سے پاک کرکے داخل اسلام کا کری کہ جسکام سے کام دنیکی سلوبہ ہون
اور کفر کے منع ہین انکار کا یعنی توحید کا منکر ہونا اور اوسکا حکم سے انکار کرنا
اور اسلام کے منع فرمان بردار کی یعنی اوسکا توحید کا مقر ہونا اور حکم کا
ماننا اور دوہ کلمہ ہی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی ہمین کسیکا بندگی سوا
اللہ کا محمد بہیجا ہوا اللہ کا ہی اوسکا اقرار زبان سے اور تصدیق دل سے کری
اور دوسرا کلمہ شہادت ہی وہ یہہ ہی کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ گواہی دیتا ہون مین اس بات کا
کسیکا بندگی ہمین سوا اللہ کا کہ وہ ایک ہی ہمین کوئی شریک اوسکا

اور گواہ ہو یہنین اسکا محمد بندہ اوسکا اور رسول اوسکا یہ اوس اقرار اور
تصدیق کا گواہی کہ پورا سمجھے یہ کلمہ تمجید ہی کہ اوسمین توحید
اور تعظیم اللہ کا بہت ہی درجہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ
واللہ اکبر ولا حول ولا قوت الا باللہ العلی العظیم پاک ہے اللہ اور ثنا تعریف
اللہ کو ہی اور نہیں کوئی بندگی یہنین سوا اللہ کا اور اللہ بہت بڑا ہی
اور یہنین بہر سکتے ہم گناہون سے اور نہ قوت ہی طاعت کا مگر ساتھ اللہ کا کہ سب سے اوپر ہی بڑا جو تہا کلمہ توحید ہی اسطرح
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت
وہو حی لا یموت بیدہ الخیر وہو علی کل شئ قدیر کسیکے بندگی یہنین سوا
اللہ کا کہ وہ ایک ہی کوئی اوسکا شریک نہین اوسکا ہی بادشاہی
اور اوسکا ہی تعریف ہی وہی جلاتا ہی اور وہی مارتا ہی وہ زندہ ہی
اور نہین اوسکو موت اوسکا ہاتہہ ہی بہلائی اور وہی سب چیز پر
قادر ہی یہہ منے توحید کا ہوی اگرچہ توحید سے کوئی کلمہ خالی نہین اگر اسطے

اللہ جل شانہ کو توحید بہت عزیز ہی لیکن اوس چار رکن مین مفصل ہی
کہ جو عوارض مخلوق کو پیش آتی ہین اون سب سے پاک ہی اور جسنے
خدا کی بندگی اور وحدانیت مین کسیکو شریک کیا اوسنے مضمون
توحید کا خوب یہنین سمجھا مسلمانکو لازم ہی کہ شرک سے بچے کہ
یہہ بڑے سے بڑا گناہ ہی اور اگر کوئی اوس گناہ سے توبہ کرکے
نہ مرا یا توبہ کئے یہنین بخشا جائیگا اب توبہ کرے اور اوس سے
باز آوے یا یچون کلمہ پر رہتا رہی اوسکا یہنین ردہی شرک اور
کفر کا اور شرک دو قسم ہی جانا جائی ایک یہہ کہ شرک کرنا ہی
اور جانتا ہی اور دوسرا یہہ کہ کرتا ہی اور جانتا ہی یہنین اگر جانے
توبہ کرے اوس یا یچون کلمہ مین دو قسم کا شرک سے توبہ ہی اسطرح
پر اللہم انی اعوذ بک من ان اشرک بک شیئا وانا اعلم واستغفرک
لما لا اعلم بہ تبت عنہ وسلمت واقول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
بنا دے مانتا ہون یہنین ای اللہ تیری ساتہہ اسبات سے کہ شریک کرون یہنین

تیسرا اس چیز کو اور جانو مین اوس چیز کو اور بخشش جانتا ہو مین
تیسری اس تہہ اوس چیز کے کہ مین جانتا ہو مین اوس توبہ کے مینی
اوس چیز کی اور مسلمان ہوا مین اور ملائکہ کہتا ہو مین کہ لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ کہی اور یہہ کہتا ہو مین کہ امنت باللہ وملائکتہ
وکتبہ ورسولہ والیوم الاخر والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالی والبعث
بعد الموت ایمان لایا مین اللہ پر اور اوسکے فرشتون اور اوسکے
کتابون پر اور اوسکے پیغمبرون پر اور قیامت کے دن پر اور
اندازہ بھلائی اور برائی کا طرف اللہ کی سے ہی اور اوٹھنا
مرنے کے بعد یعنی ان سب پر ایمان لایا مین یہہ ہی حقیقت ایمان
مفصل کی اور ایمان مجمل کا اسی اسطرح پر کہ امنت باللہ
کہا ہو یا سمجھا یہہ وصفاتہ وقبلت جمیع احکامہ ایمان لایا مین
اللہ پر جیسا کہ وہ ہی اپنی اسماء اور صفات سے اور سر کیا مین
سب حکم اوسکا یہہ ہی جیسے کوئی زبردست حاکم کو اقرار نامہ مجملکا

بلکہ کرلا چار ہو جاتا ہی اور خلاف اوس اقرار اور مجملکہ مین
کرسکتا اگر خلاف کری تو حرمت نہی سو ہر کس پر لازم ہی کہ
اپنی حرمت کا پاس کری یعنی احتیاط ایمان کی رکہی کہ احتیاط اسکا
سب چیز پر غالب ہی اور حقیقت احتیاط ایمان کا اسطرح پر ہی
کہ جس وقت کوئی کس کی کام کا ارادہ کری اوسکو غور کری
کہ اسکام مین نقصان ایمان کا ہی یا نہین اور میزان اسکا شریعت
ہی جسکام مین نقصان ایمان کا جانی وہ کام نکری اگرچہ ظاہر
نفع معلوم ہوا اور برا نفع وہ ہی کہ جسمین ایمان کی جوکھ ظاہر
مین کچہہ ہانہ ہا اور ایمان سلامت رہا اور برا احسان کرنا ایسے اللہ تعالی
قران مجید مین فرماتا ہی والعصر ان الانسان لفی خسر الا
اوتر تک وہ کہ مقرر انسان پر تو تا ہی الا الذین امنوا
وعملوا الصالحات وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر جو یقین لائی

اور کہی پہلے کام اور اس میں نقد کیا سچی دینگا اور اس میں
نقد کیا سہارکا یہہ ممن انسانکی دلمین اوس وقت جکہ پکڑی
جاسطرح سمجھی گذرتا ہون دست نامہ اعمال کے مین قلم بند ہوتا
ہی حساب کے وہ نامہ میری ساتہہ ہی ہوگا جیسا کہ فرمایا ہی ممن
یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ سو جس نکہ ذرہ بہر بہلائی وہ بہی دیکہی
گا کہ جب اسطرح سمجھی اور بری کامون سے بچینا اور بہلا کام
کرنا شروع کری اوس شخص کا اللہ تعالی آپ نگہبان ہوتا ہی
یعنی یہ یہہ شخص ارادہ بری کام نکری یا زہی اللہ تعالی اوس
شخصکو بری کامون سے بچاتی گا سیدہی راہ جلادی ہی یعنی
اہدنا الصراط المستقیم اکی ان سے چنانچہ شخص امر مین اللہ کے
سعی اور کوشش کریگا ایمان اوسکا مستحکم اور مضبوط
ہوگا اور معرفت حق کی حاصل کریگا اور روز بروز ترقی

الحمد

رحمت الہی کا اسطرح ہوگا کہ یہہ شخص اچہی طرح کریگا کہ یہہ وہ
حقیقت ایجاد کا جو کوئی چاہی ازمایش کری خدا چاہی تو
سہل ہوا اور جو شخص چاہی کہ نمیز نزول رحمت الہی کی معلوم
کیجی تو وہ شخص کرے مین اللہ کے احکام کے اور چہوڑ دینی
مین منہیات کے سرگرم ہی اگر خدا چاہی تو معلوم ہونے لگی اور
محبت اللہ کی برتی عبادی بہری پہل شریعت کا اور شریعت
سب ہی یعنی جہرین اوسی شریعت کی ہین کہ اولکا نام کہسنے
طریقت اور حقیقت اور معرفت رکہا ہی باقی والسلام

واللہ اعلم بالصواب

تمام شد نسخہ تحریر

الصلوۃ

ہم ہم

ہم ہم

خرید کتاب [redacted] میرزا محمد تاریخ ۵ محرم سنه ۱۳۴۶ ملک نوار شعبا

MUL 92.

Attar
Pensnama
P. 38

316

Library Digitised Collections

Author/s:
Attr, Fard al-Dn,d. ca. 1230.

Title:
Pand nmah

Date:
[1819?]

Persistent Link:
http://hdl.handle.net/11343/23279

File Description:
Part 2

بند نامہ عطار

تحریر متعلقہ اردو

HAROLD
THOMSON
LYON. 1895.

رب یسر بسم الله الرحمن الرحیم وتمم بالخیر

در حمد باری تعالی

حمد بیحد مر خدای پاک را	انکه ایمان داد مشت خاک را
انکه در آدم دمیده روح را	داد از طوفان نجات نوح را
انکه فرمان کرد قهرش باد را	تا سزای داد قوم عاد را
انکه لطف خویش را اظهار کرد	بر خلیلش نار را گلزار کرد
انکه اعدا را بدریا در کشید	نافه را از مشک تاتار کشید

الحذا و مذ یکه هنگام سحر — کرد قوم لوط را از زیر و زبر

سوی او خصمی که تیر انداخته — پشه کارش کفاب ساخته

چون عنایت فا در قیوم کرد — در کف داؤد آهن موم کرد

با سلیمان داد ملک سرمدی — شد مطیع خاتمش دیو و پری

از تن صابر بکرمان قوت داد — هم زبولش لقمه ماهوت داد

آن یکی را ارّه بر سر میکشد — دیگر بر را تاج بر سر می نهد

هست سلطانی مسلم مر ورا — منبت کس ز بهره چون و چرا

اوست سلطان هر چه خواهد آن کند — عالمی را در دمی ویران کند

آن یکی را کنج و نعمت میدهد — وان دگر را رنج در محنت نهد

آن یکی را از رد و صد همیان دهد — وان دگر در حسرتان جان دهد

ان یکی بر نخت با صد عز و ناز
دیگری کرده دهان از فاقه باز

ان یکی پوشیده سنجاب و سمور
دیگری خفته برهنه در تنور

ان یکی بر سبز کرسی کرده خواب و رنج
وان دگر بر خاک و خواری کرده سنج

طرفة العینی جهان بر هم زند
کس نمی ارزد که الحاد دم زند

آنکه با مرغ هوا ماهی دهد
بندگان را دولت شاهی دهد

تا پدر فرزند پیدا او کند
طفل را در مهد گویا او کند

مرده صد ساله را حی میکند
این بجز حق دیگری کی میکند

صانعی کز طین سلاطین میکند
نجم را رجم شیاطین میکند

از زمین خشک روید کیاه
آسمان را بی ستون دارد نگاه

هیچکس در ملک او انباز نی
قول او الحق مزن او را زنی

بعد از این گویم درود مصطفی
آنکه عالم یافت از نورش صفی

در بیان نعت گوید

سید الکونین ختم المرسلین
آخر آمد لوده فخر الاولین

آنکه آمد نه فلک معراج او
انبیا و اولیا محتاج او

صد هزاران رحمت جان آفرین
بر وی و بر آل پاک طیبین

شد وجودش رحمة اللعالمین
مسجد او شد همه روی زمین

آنکه یارش بود ابوبکر عمر
از سر انگشت او شق شد قمر

ان یکی او را رفیق غار بود
وان دگر بر لشکرش سالار بود

صاحبش بودند عثمان و علی
بهر ان گشتند در عالم ولی

ان یکی کان حیا و حلم بود
وان دگر باب مدینه علم بود

ان رسول حق که خیر الناس بود | عم پاکش حمزه و عباس بود
هر دم از ما صد درود و صد سلام | بر وی و بر آل و اصحابش تمام

در فضایل امامان دین

ان امامان که کردند اجتهاد | رحمت حق بر روان جمله باد
بوحنیفه بود امام باصفا | ان سراج امتان مصطفی
باد فضل حق قرین جان او | شاد باد ارواح شاگردان او
شافعی اندر لیل مالک بازغ | یافت زایشان دین احمد زیب و فرغ
صاحبش بویوسف قاضی شده | وز محمد ذوالمنن راضی شده
روح شان در صدر جنت شاد باد | قصر دین از علم شان آباد باد

در بیان مناجات

بادشاها جرم ما را درگذار | ما کسنه کاریم و تو امرزگار
تو نکوکاری و ما بد کرده ایم | جرم بی اندازه بیحد کرده ایم
سالها در فسق و عصیان بوده ایم | آخر از کرده پشیمان بوده ایم
دایما در بند عصیان بوده ایم | همقرین نفس شیطان بوده ایم
بی کسنه نگذشت بر ما ساعتی | با حضوری دل نکردم طاعتی
روز و شب اندر معاصی بوده ایم | غافل از امر و نواهی بوده ایم
بر در آمد بنده بگرفته | از روی خود بعصیان رفته
مغفرت دارم امید از لطف تو | زانکه خود فرموده لاتقنطو
بحر الطاف تو بی پایان بود | ناامید از رحمت شیطان بود
نفس شیطان زد کریمان را فریب | رحمت آمد شفاعت خواه من

چشم دارم گر گنه پاکم کنی | پیش ازان کاندر لحد خاکم کنی
اندران دم کز بدن جانم بری | از جهان نابوده ایمانم بری

در بیان شکر و ثنا گوید

عاقل آن باشد که او شاکر بود | دانکه نی بر نفس خود قادر بود
هر که خشم خود فرو خورد ای جوان | باشد او از رستگاران جهان
آن بود ایله ترین مردمان | کز پی نفس هوا باشد روان
دانکه بیدار دان نادان را | خواهد امرزیدنش اخر خدا
بر مراد خویش ناکردی امیر | صبر کن بر این و صبوری پیشه گیر
گرچه در دولت بود سخت ای پسر | هم ز نادانی بناشد سخت تر
هر کرا این نفس توسن رام شد | از خردمندان نیکو نام شد

در ریاضت نفس بدرا کوشمال | تا نه نیداز د ترا اندر وبال

در بیان سلامتی گوید

هر که خواهد تا سلامت ماند او | از جمیع خلق رو گرداند او
مردمان را سر بسر در خواب دان | گشت بیدار انکه او رفت از جهان
دانکه رنجاند ترا عذرش پذیر | تا نیابی مغفرت رویی مگیر
حق ندارد دوست خلق آزار را | هست این خصلت کسی نیدار را
از ستم هر کو دلی زارش کرد | آن چراحت بر وجود خویش کرد
هر که در بند دل از اری بود | در عقوبت کار او زاری بود
ای سپه قصد دل از اری مکن | از خدای خویش بیزاری مکن
قوت نیکی نداری بد مکن | بر وجود خود ستم بیحد مکن

خاطر کس را مرنجان ای پسر — ور نه خوردی زخم بر جان ای پسر

نام بنگان جز نیکوئی مبر — کر همیخواهی که کردی معتبر

روزبان از غیبت مردم ببند — تا نه بینی دست و پای خود به بند

هر که از غیبت زبانش بسته نیست — آنچنان کس از عقوبت رسته نیست

در بیان حق طلبی گوید

ای برادر گر تو هستی طالب — جز بفرمان خدا مکن ای لب

گر خبر داری ز حی لایموت — بر زبان خود ننه مهر سکوت

ای پسر بند و نصیحت گوش کن — گر نخواهی بایدت خاموش کن

هر گرا گفتار بسیارش بود — دل درون سینه بیمارش بود

خامشی از کذب و غیبت واجب است — املا است انگو بگفتن راغب است

هر که در بند عداوت میشود — هر چه دارد جمله غارت میشود

عاقلان را پیشه خاموشی بود — پیشه جاهل فراموشی بود

ای برادر جز ثنای حق مگوی — قول حق را از برای حق مگو

هر که در بند عبادت میشود — ننگ از اهل سعادت میشود

دل ز پرگفتن بمیرد در بدن — گر چه گفتارش بود در عدن

آنکه سعی اندر فصاحت میکند — چهره دل را جراحت میکند

هر که او در عیب خود بینا بود — روح او را قوت پیدا بود

در بیان ایمان گوید

هر که باشد اهل ایمان ای عزیز — دور باید بودنش از چار چیز

از حسد اول تو دل را پاک دار — خویشتن را بعد ازان مومن شمار

پاک از کذب و ز غیبت زبان — تا که ایمانت نبفتد در زیان

پاک اگر داری عمل را از ریا — شمع ایمان ترا باشد ضیا

چون شکم را پاک داری از حرام — مرد ایمان دار باشد در اسلام

هر که دارد این صفت پاک و شریف — در نهد دارد ایمان ضعیف

هر که باطن از حرامش پاک نیست — روح او را ره سوی افلاک نیست

چون نباشد پاک اعمال از ریا — هست سیماصل دلقش بوریا

هر که را اندر عمل اخلاص نیست — در جهان از بندگان خاص نیست

هر که کارش از برای حق بود — کار او پیوسته با رونق بود

در بیان چار خصلت گوید

چار خصلت ای برادر در جهان — با دشاهان را همید آرد زیان

با دشه چون بر بلاغندان شود — پیکمان از هیبتش نقصان بود

با ز صحبت داشتن با هر فقیر — با دشاهان را همید آرد حقیر

با زمان بسیار کر خلوت کند — خوشنین را شاه بی هیبت کند

هر کرا میل جهانداری بود — میل او سوی کم از اری بود

با زمان شاهی چو در خلوت نشست — دور شود کر رود ملکش ز دست

عدل با بد با دشاهان را و داد — نا زعدلش عالمی کر دند شاد

کر کند اهنگ ظلم ان با دشاه — سود نکند مر و را خیل سپاه

چونکه عادل با شد و میمون لقا — با شد اندر مملکت شه را بقا

چو کند سلطان کرم با لشکری — بهر او باز ند صد جان بسر ری

در بزرگی چار چیز

چار چیز آمد بزرگی را دلیل — هر که ان دارد بود مرد اصیل

علم را اعزاز کردن بی حساب — خلق را دادن جواب با صواب

هر که دارد دانش و عقل و تمیز — اهل علم و علم را دارد عزیز

دیگر ان باشد که جوید وصل دوست — زانکه از دشمن حذر کردن نکوست

ای برادر گر خبر داری تمام — نرم و شیرین گوی با مردم کلام

هر که باشد ترش روی و تلخ گوی — دوستان از وی بگردانند روی

هر که از دشمن نباشد پر حذر — عاقبت بیند از و رنج و ضرر

در جوار خود مدد و دارد مده — از برای انکه دشمن دور به

با مجسان باش دایم همنشین — تا نتوانی روی اعدا را ببین

در میان دوستان مسرور باش — گر خبرداری ز دشمن دور باش

در بیان سعادت چار چیز

بر سعادت چار چیز اند دلیل — شرح این هر چار بشنو ای خلیل

از سعادت هر که را باشد نشان — باشدش پند پیر ها با دوستان

هر که را باشد سعادت رهنمای — شکر او می باید اورد ن بجای

هر که را لخبت و سعادت گشت یار — در جهان باشد بدو نیمی سبکبار

گر تو خود نفس و هوا را گشته — دانکه از اهل سعادت گشته

گر بود با دوستان تدبیر تو — بار باشد دولت بشکیر تو

از سر خود هر که کاری میکند — لخبت و دولت زو فرار میکند

دشمن خود را نباید زد بتیر — تا نتوانی خود را اعلان مکش

تا نتوانی خود را اعلان مکش — گر همیخواهی که یابی عیش خوش

چون ترا امد مقام سازگار | بر نه بندی رخت زانجا زینهار

در نصیحت انکه نپذیرد سخن | با چنان کس پند چون ضایع مکن

بنده را نیست در کار رضا | کی تواند باز گرداند قضا

خوی بد را نیک کردن مشکل است | جهد کردن بهر ان بی حاصل است

هر که او ایستیزه با سلطان کند | کار خود را سر بویران کند

هر که او باغی شود از بهر شاه | روز او چون نیره شب آرد سیاه

در چار چیز حذر کوید

چار چیز است ای برادر پر حذر | تا توانی باشش ز انها بر حذر

قرب سلطان دالفت با بدان | رغبت دنیا و صحبت با زنان

قربان سلطان آتش سوزان بود | با بدان الفت هلاک جان بود

زهر دارد در درون دنیا چو مار | گرچه بینی ظاهرش نقش و نگار

می نماید خوب و زیبا در نظر | لیک از زهرش بود جایز احذر

زهر این مار منقش قاتلست | باشد از وی دور هر کو عاقلست

همچو طفلان منگر اندر سرخ و زرد | چون زنان مغرور رنگ و بو مکرد

زال دنیا چون عروس اراسته | در دو روزی شوی دیگر خواسته

کعبتین پیش شوی خندان میکند | پس هلاک از زخم دندان میکند

مقبل ان مردی که نشنود پیش طلاق | پشت سوی کرد و دادش سه طلاق

در بیان نیک بختی کوید

شد دلیل نیکبختی چار چیز | با تو کویم یاد کیرش ای عزیز

اصل پاک آمد دلیل نیک بخت | سبب پاک اصل سزاوار تاج و تخت

نیکبختان را بود رای صواب — وانکه بد رای است باشد در عذاب

یک دلیل و یک برآمد قلب پاک — کردلت پاکست نبود هیچ باک

هر که ایمن از عذاب حق بود — هست مومن کافر مطلق بدر

عمر تو با سیم و زری بیش هست — غافل است انکس که دو از دیش هست

ترک لذات جهان باید گرفت — دامن صاحبدلان باید گرفت

در پی لذات نفسانی مباش — دوستداری عالمی فانی مباش

نیست حاصل جمع دنیا کرده نیست — عاقبت چون می بباید مردنیست

از تست چون جان روان خواهد شدن — خاک اندر استخوان خواهد شدن

مرترا از دادن جان چاره نیست — رزق جز نفک اماره نیست

در بیان عاقبت بود

عاقبت را گر بجوئی ای عزیز — مینوانش یافتن در چار چیز

ایمنی و نعمت اندر خاندان — تندرستی و فراغت بعد ازان

چونکه با نعمت امانی باشدت — عاقبت را زان نشانی یابدت

با دل فارغ چو باشد تندرست — دیگر از دنیا نیابد هیچ حست

سر مپیچ و ناتوانی کار نفس — نامنیفتی ای پسر در دام نفس

زیر پا آور هوای نفس را — کم بود ده بهره های نفس را

نفس شیطانی می پردازدت — تا نبیند از خدا اندر چه ترا

نفس را سرکوب دایم خوار دار — تا توانی دورش از مردار دار

نفس بد را هر که سیرش میکند — بر کینه کردن دلیرش میکند

خلق خود را پاک دار از هر مزه — تا نیفتی در وبال و در زه

زاب و نان تا لب نشکم را برسازم ‌ همچو صوفان بهر خود انور سازم

روز کم خور گرچه صایم نشنوی ‌ پر مخور از بهر آنم نشنوی

ای که در خوابی همه شب تا بروز ‌ بهر گور خود چراغی بر فروز

خواب و خور خر پیشه انعامت نهاد ‌ خفتگان را بهره زین انعام نیست

ای پسر بسیار خواهی خفت و خیز ‌ گر خبر داری ز خود یک کفت خیز

دل درین دنیای دون بستن خطاست ‌ دامن از دی گر تو بر چینی رواست

از چه بندی دل برین دنیای دنی ‌ چون نمی‌ماند بدو در دی بودنی

ظاهرا خود در امیدا ای فقیر ‌ تا چو مدبر باطلت گردد منیر

طالب هر صورت زیبا مباش ‌ در هوای اطلس و دیبا مباش

از هوا و آز خود را بنده کم ‌ زندگی خواهی بدین زنده مشو

خرقه پشمینه را بر دوش کن ‌ شربت از نامرادی نوش کن

گر همی‌خواهی نصیب از راحت ‌ رو مدار کن جامهای فاخرت

بی تکلف باش دار الیس مجوی ‌ ترک راحت کن میر و آسایش مجوی

همچو صوفی در لباس صوف باش ‌ با صفتهای خدا موصوف باش

در بر گوگوسفت بنگو میباش ‌ زیر پهلو جانه جوانت گو میاش

مرد ره را بوریای لین بود ‌ زانکه خشتش زیر سر بالین بود

مرد ره را بود دنیا سود نیست ‌ هرگز شش اندیشه نابود نیست

هر که اسرارت فاش ای پسر ‌ از چنانکس دوری باش ای پسر

در جوانی دار پرهیز از عزیز ‌ تا عزیز دیگران باشی تو نیز

بر ضعیفان کر بخشایی روست — لیک زین سیرت نهای خوئی اوست

از بسیری مخور هرگز طعام — تا نمیری در بریت دل ای غلام

علت مردم ز پر خواری بود — خوردن بسیار بیماری بود

راحت بنود حسود شام را — کاذب مدبخت را بنود وفا

توبه مدبر کجا محکم بود — مر بخیلان را مروت کم بود

رو منافق را تو دشمن دار باش — ازوی و ز فعل او بیزار باش

تا نشود دین تو صافی چون زلال — باش دایم طالب قوت حلال

آنکه باشد طالب قوت حرام — در تن او دل نمیرد والسلام

رو به پرسیدن ز خویشان نخوبش — تا که کرده باشد عمر تو بیش

هر که او نزک اقارب میکند — جسم خود قوت عقارب میکند

کرچه جویشان تو باشند از بدان — مدبر از قطع رحم کاری بدان

هر که او از خویش خود بیگانه شد — نامش از روی بدان افسانه شد

در بیان ملاقات

جهد نیکی ای پسر بیکو بدان — اول از ترسیدن حق در جهان

عذر خواهد مرد از بیش از مصیبت — مانند بیش طاعت چو بیش از مصیبت

آنکه کار نیکمردان میکند — با ضعیفان لطف و احسان میکند

هر که او با شد ز مردان خدا — با شد او در تنگدستی با سخا

در بیان دروغ نگوید

ای پسر در صحبت مردان درآی — تا نظر بابی تو از فضل خدای

هر که از مردان حق دارد نشان — کم گذارد عیب و دشمن بر زبان

خود نخواهد کرد خصمان را هلاک | در غم مردم شود اندوه ناک
می نجوید مرد انصاف از کسی | گر رسد ظلم و جفا بروی بسی
ای پسر تو مراد خویش گیر | وز پی راه سلامت پیش گیر
هر که پا اندر رهی مردان نهاد | کی رسد هرگز بدنبال مراد

در فضیلت صبر گوید

تا نشوی در روزگار از صابران | رو مکن از دیدن سختی گران
رو تو خود گر نرستگی از بلا | خویش را از صابران شمر ملا
پا بخکاب صبر تو باشد جمیل | با کسی کم کن عتاب ای خلیل
نزد اهل صدق صابر بستی | در بلا افتی که رشک آرد تنی
گر نباشد فخر از دردی بشست | گی با اهل فقر باشد خوشست

گر همه خوشست بفرمان باشدت | حرمت از خدمت فزون باشدت
بنده از خدمت بعقبی میرسد | ملکیه از خدمت بمولی میرسد
حرمت خدمت ز ارام دل است | هر که خدمت کرد مرد مقبل است
گر نکردی ای پسر کز خلافت | راهنمی زیبد ترا در صبر لاف
گر بمیداری فرح در انتظار | رو که خود بنود بصبر هیچ کار

در کرامتهای حق گوید

چار چیز است از کرامتهای حق | مقبل است انکس که گیرد این سبق
اول آن باشد که گردد درست کو | با سخی و جود باشد تازه رو
هر که را حق داده باشد این چهار | باشد انکس محو، من پرهیزگار
بعد ازان حفظ امانت باشدت | هم نظر پاک از خیانت باشدت

یار بد باشد زبان کار ای پسر — تو ملمع پرداز زان یار ای پسر

هر که میسازد بدیها تو فاش — دوست مشمارش با او هم مباش

دوست هرگز مکن با باده خوار — از چنان مونس چو نتوانی گذار

منعمی گر میکند منع زکوة — دور از وی باش تا داری حیات

دور از آن یاری که خواهد از تو سود — گر چه سر را از قدمها تو بسود

ای پسر از سود خواران در گذر — خصم ایشان شد خدای دادگر

آنکه از مردم همیگیرد ربا — زینهار او را نگویی مرحبا

در پرسیدن بیمار

بر سر بالین بیماران گذر — زانکه هست این سنت خیر البشر

تا توانی تشنه را سیراب کن — در مجالس خدمت اصحاب کن

خاطر ایتام را دریاب نیز — تا ترا بوسته حق دارد عزیز

گر شود گریان بینی تا کجان — عرش حق در جنبش آید از زمان

آنکه خندانند بینی خسته را — باز یابد صحت در لسنه را

گر یتیمی را کسی گریان کند — مالک اندر دوزخش ریان کند

در صحبت دروغ زنان

گر ترا عقل است باد انش قرین — باش در ویش و بدر ویشان نشین

همنشینی جز بدر ویشان مکن — تا توانی عیب ایشان مکن

صحبت درویشان کلید صحبت است — دشمن ایشان سزای لعنت است

مرد نه هند تا بفرق نفس پای — ره کجا یابد بدرگاه خدای

پوشش درویش غیر از دلق نیست — در پی کام و هوای خلق نیست

فاطم ایتام

مرد ره در بند قصر و باغ نیست — بر دل او غیر درد و داغ نیست

گر عمارت را بری بر آسمان — عاقبت زیر زمین گردد نهان

گر چو رستم شوکت و زورت بود — جای چون بهرام در گورت بود

ای پسر از عاقبت غافل مباش — با متاع این جهان خوشدل مباش

در بلیات جهان صابر بباش — گاه نعمت شاکر جبار باش

در بیان بد بختی گوید

چار چیز از نا رسیده بخت بود — جاهلی و کاهلی سختی بود

یک دنا کس هر چهار آید پدید — بخت بد را این همه انبار شد

در هوای خود قدم هر کو نهاد — کی تواند کرد با لشکر جهاد

هر که سازد در جهان با خواب و خور — در قیامت نیز دوشش را تنش کند ز

ادبیاران

روی بگردان از مراد ار زود — پس بدرگاه خدا او رو نهد

کامرانی سر بناکامی کشد — مرد ره خط در نکوکامی کشد

ای مرد نهی حق جوانی ای پسر — پس مرو بر دا به نفس پلید

در بیان راحت گوید

هر که رنگ کامرانی میکند — رخلافش زندگانی میکند

گر همیخواهی که گردی سربلند — ای پسر بر خود در راحت به بند

هر که بر بست او در راحت تمام — باز برروی شد در دار السلام

غیر حق را هر که خواهد ای پسر — کیست در عالم ازو گمراه تر

ای برادر رنگ عز و جاه بین — خویشتن را شسته در گاه کن

عز و جاهت سر به پستی میکند — مرز ادبت پرستی میکند

خوار گردد هر که باشد جای جوی | ای برادر قرب این درگاه جوی

نفس با ترک هوا مسکین بود | کو شمال نفس نادان این بود

چون دلت بر رزق حق ایمن بود | نفس اماره هم ساکن بود

هر که او را مکنه بر صانع بود | در جهان با لقمه قانع بود

اکتفا بر روزی هر روزه کن | گر نداری از خدا در یوزه کن

نفس تو ان کشت الا با جبر | با تو گویم یاد گیر این ای عزیز

خنجر خاموش و شمشیر جوع | نیزه تنهائی و ترک هجوع

هر که او را نبود این سه سلاح | نفس او هرگز نیاید با فلاح

چون که دل بی یار و رحمانی بود | دیو ملعون دانکه همراهی بود

اهل دنیا را چو دنیا یار بس | لقمه های چرب و شیرین یار بس

هر که او در بند سیم و زر بود | در عقوبت کار او مضطر بود

هر که بهر عافیت کارش بود | از خدا آسایش بسیارش بود

مال دنیا خاک را زر داد هند | عافیت پرهیزکاران را دهند

ای برادر هست شیطانی دشمنت | غل آتش خواهد اندر گردنت

مدبری کو رو بدنیا آورد | بهره کی از عالم عقبی برد

در بیان یاد حق گوید

ای پسر با یاد حق مشغول باش | در خلایق دور همچون غول باش

فقر خود زا پیش کس رسوا مکن | محنت امروز را فردا مکن

هر که خواهد تا سلامت ماند او | از جمیع خلق رو گرداند او

مر ترا آنکس که در دامان دهد | غم مخور آخر که آب و نان دهد

تا یکی چون مور بان دانه کش | گر تو مردی فاقه را مردانه کش

بر توکل گر بود فیروزبت | حق دهد مانند مرغان روزیت

از خدا شاکر بود مرد فقیر | گر دهد قوتش لب نان قطمیر

خم مشو پیش تو گر همچو طاق | ناگزیدی صحبت با اهل نفاق

مرده را ننگ و نام از خلق نیست | ننگ و نامش از جهای دلق نیست

هر گرا ذوق نکونامی بود | کی هوا مرکب زینت بود

روی دل چون از هوا برتافتی | بعد ازان میدان که حق را یافتی

چون نشستر مرغی شناس این نفس را | کی کشد بار و نه پرد در هوا

گر به پرگویی بگوید استرم | در نهی بارش بگوید طاب رم

چون کیاه سبز نرگش دلکش است | لیک طعمش تلخ و بویش ناخوش است

گر اطاعت خوانیش سستی کند | لیک اندر معصیت چستی کند

نیست تدبیرش بجز جوع و عطش | تا که تازی رام اندر طاعتش

چون نشستر شود در ره او بارکش | با اطاعت پر و در جبار کش

بار ایزد را بجان باید کشید | ورنه همچون سگ زبان باید کشید

هر که او کردی کند زین بارها | بازماند از نفرتین بر دوانبارها

کرده بار امانت را قبول | از کشیدن بس نیاید شد ملول

روز اول خود فضولی کرده | ان فضولی از مجهولی کرده

حبش کن ای سپهر غافل مباش | چون بلی گفتی متن کاهل مباش

هر که اندر طاعتش کسلان بود | حاصلش کمراهی و خذلان بود

دولت طاعت نیرزد چون بادبار | وز همه کار جهان آزاد باش

راه پر خوفست و دزدان در کمین — رهروی باید که مانی بر زمین

منزلت دورست و بارش بس گران — کوششی کن پس جهان از دیگران

هر که در راه از گران باران بود — هر دمش از دیده خون باران بود

لاشه داری سبک کن بار خویش — ورنه در ره سخت بینی کار خویش

چیست مارت جیفهٔ دنیای دون — کز پی ان گشته خوار و زبون

در بیان طلب حق

ای برادر گر تو هستی حق طلب — جز بفرمای خدا مکن ای لب

گر خبر داری ز نی لا یموت — ز دهان خود بنه مهر سکوت

ای بسا پند و نصیحت گوش کن — گر نجات بایدت خاموش کن

هر گرانسبار ش گفتار بود — دل درون سینه بیمارش بود

عاقلان را پیشه خاموشی بود — پیشهٔ جاهل فراموشی بود

خامشی از کذب و غیبت لازمست — ابلهست انکو بگفتن مایلست

ای برادر جز ثنای حق مگوی — قول حق را از برای دق مگوی

دل ز پر گفتن بمیرد در بدن — گرچه گفتارش بود در عدن

در بیان حضلت مدبری

چاچنیز آمد سلاطین را دلیل — هر که او دارد بود مرد اصیل

چار چیز آمد ز دلیل مدبری — باد گیرش گر فروشش خاطری

مدبری باشد بانلهٔ مشورت — پس بجا هل دادن سیم و درزت

هر که هبند دوستان را گفت قبول — در حقیقت مدبرست ان بوالفضول

هر که از دنیا نگیرد عبرتی — هست ازان مدبر جهان را نفرتی

انکه مال و زر دهد با جاهلان
انچنان کس کی بود در مقبلان

رز چو جاهل را همی آید بکف
مسکند اسراف و میبازد تلف

مشورت هر کس که با ابله کند
دیو ملعونش سبک کمره کند

نشنود از دوست مدبر پند را
از جهالت نکسلد پیوند را

عبرتی گیر از زمانه ای جوان
تا نباشی در شمار مدبران

هر که را از عقل آگاهی بود
نزد او دینار کمراهی بود

در بیان چار چیز بزرگی

چار چیز آمد بزرگ و معتبر
می نماید خرد لیکن در نظر

زان یکی حشمت است دیگر راستی
باز بیماری کز و دل ناموس است

چارم این دانش کی آرایدت ترا
اینهمه تا خرد نه نماید ترا

هر که در چشمش عدو باشد حقیر
از بلای او کند روزی نفیر

ذره آتش چو بشد افزوخته
نبود ازوی عالمی را سوخته

علم اگر اندک بود خوارش مدار
زانکه دارد علم قدری بی شمار

رنج اندک را یکی تخمی ارکی
تا نه بینی مخرز در هیچ کی

درد سر را چون بخوانند کس علاج
خوف ان باشد کی بر کرده مزاج

باش از خوف مخالف چیز ترز
بیش ازان کز پا درائی کی گریز

اتش اندک را توان کشتن بآب
وای ان ساعت کی گیرد التهاب

در فواد چار چیز گوید

چار چیز آمد فواد پادشاه
با تو میگویم نگه دارش سیاه

اولا در مملکت جور امیر
دیگر ان غفلت کی یابد در وزیر

پنج شه باشد خیانت در وزیر | دیگران غفلت که باشد در امیر
گر نیاشد واقف دانا وزیر | یابد شه را زان بود در پنج زیر
چون وزیر از ملک باشد بیخبر | ملک شه از وی بود زیر و زبر
گر خلل در کاتب دیوان بود | عاقبت رنج دل سلطان بود
گر امیران را بود قوت پدید | در ولایت فتنها کرد دمید
چون صلابت در وجود شه بود | دست میران از ستم کوته بود
گر براندیشد سیاست را لگان | ملک ویران کرد از کم مالگان

در بیان چار چیز نکوید

ای پسر هر کس که دارد چار چیز | چار دیگر میشود موجود نیز
عاقبت رسوائی آید از لجاج | خشم را کمتر پشیمانی علاج

بیکمان از کبر خیزد دشمنی | حاصل آید خواری از کاهل تنی
هر که او از ابلهی باشد بلند | بر قفا لیش شه بدار شک زند
هر که او افتاده تن پرور است | میت الان کمتر از گاو خر است
چون لجاجی در میان پیدا شود | بنده از شوخی ان رسوا شود
خشم خود را چون براند حاجی | خرد پشیمانی ندارد حاصلی

در بیان منع ظلم و جور

چار چیز انخواجه کم دارد بقا | کوش دارای مومن میمون لقا
جور سلطان از بقا کمتر بود | پس عتاب دوستان کمتر بود
دیگران مهری که بینی از زبان | بی بقا چون صحبت ناجنس دان
با رعیت چون کنم سلطان ستم | مرد را باشد بقا در ملک کم

گرچه با شد زن زمانی مهربان — چون کم آید بهره بگشاید زبان

گر بجا حیوان نشیند آدمی — کمتر ک نپسندد از انسان همدمی

زاغ چون فارغ ز بوی گل بود — نفرتش از صحبت بلبل بود

صحبت ناجنس جایگاهی بود — جمله را زین ریخ اکاهی بود

گر ترا ناجنس آید در نظر — ای پسر چون باد از وی در گذر

در بیان عمل نیک گوید

چار چیز از چار دیگر شد تمام — چون نشنیدی یاد دار الغلام

دانش تو از خرد گیرد کمال — از عمل نیت بیابد در جمال

نیت از پرهیز کامل میشود — نعمت از شکر حاصل میشود

شکر نعمت را کمالی میدهد — عافلان را کوشمالی میدهد

شکر کار کردن زوال نعمت است — بهره نشناختن کمال نعمت است

شکر نعمت را دهد نو نعمتی — باد گیری کر تو روشن خاطری

شکر را پی علم توان کار است — پیش پای عقلان همی باید نشست

هست دانش را کمال از خرد — نیست را پی عمل کس ننگرد

بیخرد دانش وبال است ای پسر — علم مرغ و عقل بال است ای پسر

هر که علم دارد و نبود بران — از طریقی عقل باشد بر کران

در بیان سعادت

بر سعادت چار چیز آمد دلیل — شرح این هر چار بشنو ای خلیل

هر کرا بانست سعادت رهنمای — صبر باید کرد جای ناسزای

هر کرا بخت و سعادت کشت یار — در جهان باید نشستن سازگار

گر تو خود نا رهوار اکشنه | وینکه از اهل سعادت کشنه
گر بود بادوستان تدبیر تو | یار باشد دولت شبگیر تو
بر سر خود هر که کاری میکند | لحنت و دولت زود اری میکند
دشمن خود را نباید زد تبر | تا توانی کنت او را یار باش
تا توانی خوب با اهلان منش | گر همیخواهی که یابی عیش خوش
چون ترا آمد مقام سازگار | بر نه بندی رخت زانجا زینهار
در صنجت آنکه بندی بر دهن | با چنان کس بند خود ضایع مکن
هر که او اسنره با سلطان کند | کار خود را سر بسر ویران کند
هر که با می سود ارد با دشاه | روز او چون تیره شب گردد سیاه
آنکه کشت از خوی بد با سازگار | دوستان ازوی کنند اوری فرار

در بیان منع بدی و نهفتن راز

چار چیز است آنکه بعد از رفتنش | از محالات است باز آوردنش
چون حدیثی رفت ناگه از زبان | یا که تیری جست ناگه از کمان
باز چون آری حدیثی گفته را | کس نگرداند قضای رفته را
باز کی گردد چو تیر انداختی | همچنین عمری که ضایع ساختی
هر که پی اندیشه گفتار نبود | پس ندامتهای بسیارش بود
تا نگفتی میتوانی گفتنش | چون بگفتی کی توان بنهفتنش

در بیان شکست اوردن چار چیز

ادبی را چار چیز آرد شکست | با تو گویم یاد دار ای حق پرست
دشمن بسیار و وام بیشمار | مرض مجد و عیال بر قطار

وای ان مسکین که غرق دام شد | هر دم ان از غصه خون آشام شد
هر کرا بسیار باشد دشمنش | خیره کرد هر دو چشم روشنش
هر کرا اطفال بسیارش بود | در زمانه زاری کارش بود

در بیان غنیمت عمر

عمر را میدان غنیمت هر نفس | چون رود دیگر نیاید باز پس
هیچکس از خود قضا را رد نکرد | هر که راضی از قضا شد بد نکرد
هر که او خواهد که باشد در امان | مهری باید نهادن بر زبان
می سزد گر عمر را داری عزیز | چون رود بازش نخواهد دید نیز

در بیان خطا

چار چیز است از خطاها ای پسر | گوش دارش تا بگویم سر بسر

اول از زن داشتن چشم وفا | ساده دل را بیش خطا باشد خطا
مرد را ناسازهای ای پسر | دانکه کستاخی خطر باشد خطر
ایمن از ابله خطائی دیگر است | صحبت از جیبا از انها بدتر است
چارمین از مکر دشمن ایمنی | کی کند دشمن بغیر از دشمنی
حکم قران چار چیز است ای کیا | چارمش نیکا نخلق ای ماندار

در بیان پاس ابرو

دور باش از هیچ خصلت این پسر | تا عزیز داری ابرویت در نظر
اولا کم گوی با مردم دروغ | زانکه کبر در زاد رویی زان فروغ
هر که استیزه کند با مهتران | ابروی خود ریزد بیگمان
پیش مردم هر کرا نبود ادب | کی عزیز دارد و بنود عجب

از سبکباران مباش ای نیکخوی — گر سبکساری بریزد ابروی

ای پسر با مهتران کمتر ستیز — در محافت ابروی خود مریز

گر بعالم ابروی بایدت — با ادب خلق نکوئی بایدت

گر همیخواهی که گویندت نکو — ای برادر هیچکس را بد مگو

جز حدیث راست با مردم مگو — تا بگیری ابروی را بجوی

از خلاف و از خیانت باش دور — تا بود پیوسته بر رویت فروز

تا نباشت در جهان اندوه و کین — از حسد در روزگاری کن مسکن

در بیان حکم خدای عز و جل

حکم یزدان چار چیز است ای پسر — باد کیرش با تو گویم سر بسر

چون در اوردی مکوشت باد دار — تا نباشت روز محشر شرمسار

فرض حق اول بجا اوردنست — والدین از خویش راضی کردنست

حکم دیگر جیست هشیار جهان باش — چارمش نیکا بخلق تا مراد

میفزاید عمر مرد از چار چیز — با تو گویم یاد کیرش ای عزیز

اول اوردن بکوشش اوز خویش — دانکهی دیدن حمال ماه وش

سیم آمد امینی از مال و جان — میفزاید عمر مردم را ازان

انکه کارش بر مراد دل بود — در بقا افزونیش حاصل بود

در بیان کاهیدن عمر

عمر مردم را نکاهد هیچ چیز — باد دارش چون شنیدی ای عزیز

شد یکی زان هیچ در پیری نیاز — بس غریبی و نکهی رنج دراز

هر کس بر مرده اندازد نظر — عمر او شک نکاهد ای پسر

پنج آمد ترس دیم از دشمنان — عمر را انها همید ار دوزبان

هر که او از دشمنان ترسان بود — کار او هر لحظه بی‌سامان بود

از خدا ترس و مترس از دشمنان — کز همه دارد حذایت در امان

مغز اید ار دارد هیچ چیز — با تو گویم پند ای اهل تمیز

در سخاوت کوش کز داری عنا — تا ذزاید ابر دیت در سخا

بردباری و وفاداری گزین — ابروبت دانکه بیفزاید ازین

چون نکار خویش حاضر بوده — ابروی خویش را افزوده

از سخاوت ابرو افزون شود — در بخیلی هیچ مغز ملعون شود

هر که حاضر نیست از کار خویش — ابروی او در ازایش لوبد

هر که از خلق بخشایش لوبد — ابروی او در ازایش لوبد

بالتی

در بیان وفاداری

باش دایم نزد یار با وفا — تا بروی خویش بینی صد صفا

تا بماند رازت از دشمن نهان — سر خود با دوستان کمتر رسان

دوست با پایه نگردد حفظ دانت — در بداری دشمن او را هم روا دانت

تا نگردی پیش مردم سرشمار — انچه خود نه نهاده باشی بر مدار

ای برادر پرده مردم مدر — تا ندرد پرده انشخص دگر

با هوای دل مکن زینهار کار — تا نیارد زان پشیمانیت بار

قدر مردم را شناس ای مفتخر — تا نشناسد دیگران قدر تو هم

تا زبانت باشد ای خواجه دراز — دست کوته دار هر جا بت نیاز

هر کرا قدری نباشد در جهان — زنده مشمارش که هست مرده گان

از قناعت هرکرا سنوذ نشان — کی تونگر سازدش مال جهان

برعدوی خویش چون یابی ظفر — عفو پیش آرد ز حرمش درگذر

وایمنی باشش از حق ترس کار — باشش نیز از رحمتش امیدوار

با تواضع باشش و خوکن با آب — صحبت پرهیزکار از اطلب

بردباری جوی و کم آزار باش — تا بگردد در جهان نام تو فاش

همچو تریاک اند دانایان شهر — قاتل اند ای خواجه نادانان زهر

صبر و علم و حلم تو باغ دل اند — حرص و بغض و کینه زهر قاتل اند

فخر جمله علمها ان دادن است — در ردی دوستان نکبت دن است

تا برآید در همه مندیت نام — دست خود را رو نگهدار از حرام

گرچه دانایی و اهل هنر — خویشتن را کمتر از نادان شمر

شد دو خصلت مرد را به زان نشان — صحبت صبیان و عجمت با زنان

ناخوش از زندگانی ای ولید — مرد را از خوی بد کردد پدید

آنکه بنود مرد را عقل نکو — مرده میداندش که بنود زنده او

هرکه کوید غیبت تو در حضور — می عاید راست از ظلمت بنور

مر ترا آنکس که باشد راهنمای — شکر او می باید اورد ن بجای

مرحز دمندان عالم را شناس — خلق نیکو شرم نیکو نر لباس

ناصواب کار نبی سر بسر — بر مراد خود مکن کار ای پسر

حال خود را از دو کس پنهان مدار — از طبیب صادق و از یار غار

تا توانی با زنان صحبت مجوی — راز خود را نیز با ایشان مکوی

آنچه اندر شرع باشد ناپسند — کردن آن هرز نکرد ای هوشمند

هرچه ان کرد است حق بر تو حرام | دور دار از خود که باشد ننگ و نام
چون که رزق بر تو کتبت یا خدا | دل کنده دار و ننگی کم نما
تازه روی خوش سخن باش ای اخی | تا بود نام تو در عالم سخی
غم مخور اندوه مرگ ای بوالهوس | چون بگیرد دفت آید پیش و پس
دل ز غل و غش همیشه پاک دار | تا توانی کینه در سینه مدار
نکته گم کن خواجه بر کردار خویش | دل منه بر رحمت جبار خویش
بهترین چیزها خلق نکوست | خلق خلق نیک را دارد بدوست
رو فروتن باش دایم ای خلف | کین بود دارالیش اهل سلف
انکه باشد در کف شهوت اسیر | گرچه آزاد است او را بنده گیر
کز تو هستی پاک را دستگاه | صاحب خود را ازو هرگز مخواه

بر در ناکس قدم هرگز مبر | ور نه بینی هم مبرس او را خبر
تا توانی کار را بله را ساز | کار فرمایش ولی کمتر بساز

در بیان پرهیزگاری

از دو کس پرهیز کن ای هوشیار | تا نه بینی نیک و بد در روزگار
روا از دشمن که او استیزه رواست | وا کهی از صحبت نادان دوست
خویش را از نزد دشمن دور دار | با رهاد ان را ز خود مهجور دار
ای پسر کم گوی با مردم درشت | در نکوئی بر تو به نماید بهشت
بهترین خصلت نمیدانی کراست | انکه داد انصاف و انصافش خواست
گر حدیث خوب گوئی با فقیر | به بود از انش که پوشانی حریر
خشم خوردن به همه هر سور است | تلخ باشد از شکر شیرین بلاست

هر که با مردم نسازد در جهان — زندگانی تلخ باشد بیگمان

دانکه منشوم است دندارد شرم هیچ — دانکه او ناپاک زاد است العزیز

از ملامت تا عجالی در امان — باش دارم همچنین بازیرکان

در بیان خصلت خواری

هشت خصلت اورد خواری برو — با تو میگویم چه میگوئی مگو

اول ان باشد که مانندی مگس — مرد ناخوانده شود مهمان کس

هر که او مهمان کس ناخوانده شد — نزد مردم خوار و رانده شد

دیگر ان باشد که ناخوانده رود — کدخدای خانه مردم شود

کار کم کن رجد بت این دو مرد — کز سر جهل اند هر دو در نبرد

هر که نشیند زیر دست صدور — گر رسد خواری بر ویش مست دور

میت قومی را چو قول تو نکوست — صد سخن گر بایدت مگ را مگوش

صاحبت خود را مخواه از همگنان — زین هنرکاری نیاید در جهان

از زر و مایه مراد خود مجوی — تا نیابد مر ترا خواری مروی

با زن و کودک مکن هرگز ملا — تا نگردی خوار و زار و مبتلا

در بیان طعام خوشگوار

از جهان شش چیز می آید بکار — اول اباری طعام خوشگوار

خوش بود یار موافق در جهان — باز مخدومی که باشد مهربان

هر سخن کان راست میگوئی درست — به ز دنیا و انچه در وی نفع تست

انچه ارزانست در عالم میاش — عقل کامل دان دران دل کم مباش

دشمن خود را نباید دوست دوست — باز گشت جمله چون آخر بدوست

عیب او با کس بنیاید بنمود — زانکه بنود هیچ کسی بی عدود

از خدا خواه انچه خواهی ای پسر — نیست در دست کس نفع و ضرر

بندگان را نیست ناصر غیر اله — باری از حق خواه و زغیرش مخواه

انکه از ترس خدا از سر بترسد — یکمان نزند از وی هرگز

از بدی گفتن زبان را هر که بست — کرد شیطان لعنتش زیر دست

در بیان پنج چیز از پنج چیز

کس نیابد هیچ چیز از هیچ چیز — یاد گیر از ناصح صاحب تمیز

نیست اول دوستی اندر ملوک — این سخن باور کند اهل سلوک

هر که با مال کسان دارد حسد — بوی راحت در دماغش کی رسد

سفله را با مروت منگری — هیچ بد خوئی نیابد مهتری

انکه

انکه کذاب است میگوید بدروغ — نیست اورا در وفاداری فروغ

هر که را سر کار باشد عاقبش — در جهان بخیت و سعادت صاحبش

اول ان باشد که باشد دادگر — هم ز عقل خویشتن باشد بهنر

دیگر از عیبی بود در مردمان — از ملامت هیچ نکاهد بدزبان

تا توانی خیر پی زحمت کنی — خویش را مستوجب منت کنی

هر که را بینی براه ناصواب — سر برایش از نا یابی ثواب

زحمت خود را ز مردم دور دار — با رخود بر کس منه کین زینهار

در بیان سربلندی

گر همیخواهی که گردی سربلند — ای پسر بر خود در راحت مبند

گر همیخواهی که باشی رستگار — پنج مگردان تا توانی از سه کار

اولش دین بود حکم قضایش | بعد ازان حسبنا بجان و دل رضایش

هر که دارد دانش و عقل تمیز | چون برای حق بجنبد هیچ چیز

حبذا کوهیم دور بودن از ریا | هر که این دارد بود مرد صفا

صدقه کالوده کرد از ریا | کی بود ان صدقه مقبول خدا

کر عمل خالص نباشد همچو زر | قلب را ناقد نیارد در نظر

تا نکردی خوار و زاری و رنکار | نفس را از ارزوها باز دار

در بیان کر انتهای حق

چار چیز است از کرامات حق | یاد کیر و کیر از من این سبق

اول الصدق زبانت در سخن | دانکی حفظ امانت فهم کن

پس سخاوت از کرامات آله | فضل حق دان کر نظر داری نکاه

تا توانی دور باش از سوء جوار | زانکه هست از دشمنان اکر کار

پیش مردم هر که بازت کرد فاش | همره ان ابلهی باطل مباش

هر که باشد مانع عشر زکوة | دانکه غافل دار مکذار در صلوة

پرهذر باش از چنان کس پرهذر | تا نسوزد مر ترا نار سقر

در بیان لذت عمر کوید

لذت عمر اکر خواهی بدهر | باش دایم پرهذر از خشم و قهر

چون نکرد دخلق با خو تو راست | کر نجویی مردمان سازی رواست

زانچه حاصل نیست دل خورسند دار | کوش دل را طایب این پند دار

ای برادر تکیه بر دولت مکن | یاد دار از ناصح خود این سخن

سوز دکند کر کریزی از قضا | هر چه می آید بدان ده تو رضا

هر که او با دوستان بگدل شود | جمله مقصود دلش حاصل شود

در جهان دانی که کرد معتبر | آنکه او را پاک بیند از خطر

حصر که با تو روز غم بود دست یار | روز شادی هم بسیرش تو بهار

کی رسد با آدمی رنج و تعب | پیشتر از اطمع باشد سبب

کم کند با کس وفا این روزگار | خو بدار و نیشش با مهرکار

روز نعمت گر تو پروازی مگس | روز محنت باشدت فریادرس

چون نیابی دولت از مستعان | اندران دولت مبر از دوستان

مر ترا هر کس که یاری غم بود | چون رسد شادی همان همدم بود

در بیان معرفت گوید

معرفت حاصل کن ای جان پدر | تا بیابی از خدای خود خبر

هر که او را معرفت حاصل نشد | هیچ با مقصود خود واصل نشد

هر که عارف شد خدای خویش را | در فنا بیند بقای خویش را

هر که او عارف نباشد زنده نیست | قرب حق را لایق هر زنده نیست

نفس خود را چون شناسد از خدا | حق تعالی را بداند با عطا

بنده تا عارف نگردد در شناخت | در جهان معرفت مرکب نتافت

عارف آن باشد که باشد حق شناس | آنکه عارف نیست بود جنس ناس

هست عارف را بدل مهر و وفا | کار عارف جمله باشد با صفا

نزد عارف نیست دنیا را خطر | ملکه بر خود ننگرد هرگز نظر

هر که او را معرفت بخشد خدای | غیر حق را در دل او نیست جای

معرفت فانی شدن در وی بود | هر که فانی نیست عارف کی بود

عارف از دنیا و عقبی فارغ است | زانچه باشد غیر مولی فارغ است

همت عارف لقای حق بود | زانچه در وی فارغ مطلق بود

در بیان بهتر از جهان

باچه ماند این جهان کو بیم جوان | انکه بیند او دمی خیری بخواب

چون نشود از خواب همداران عزیز | حاصل نبود ز خوابش هیچ چیز

همچنین چون زنده افتد و بمرد | هیچ چیزی از جهان با خود نبرد

هر کرا بود است کرامتی نکو | در ره عقبی بود همراه او

این جهان را چون زنی دان خود بدو | خویش را را آید اندر چشم بد

مرد را می پرورد اندر کنار | فکر شوی می نماید پیشکار

چون بیابد خفته شو ناگهان | پیکان سازد هلاکش در جهان

بر تو گویم ای عزیزی نامور | کز چنین مکاره باشی پر حذر

در بیان ورع و ثبات قدم

در ورع ثابت قدم باش ای پسر | گر همیخواهی که باشی معتبر

خانه دین کرد دو اباد از ورع | نیک میگردد خرابی از طمع

هر که از علم ورع کیرد سبق | دور باید بودنش از غیر حق

رستگاری از ورع پیدا شود | هر که باشد بی ورع رسوا شود

با ورع هر کس که خود را کرد راست | جنبش و آرامش از بهر خداست

انکه از حق دوستی دارد بطمع | در محبت کاذب آید بی ورع

چیست تقوی ترک شهوت از حرام | از لباس و از شراب و از طعام

هر چه افزون لقمه باشد حلال | نزد اصحاب ورع باشد وبال

چون ورع شد یار با علم و عمل | صحبت اخلاص یابد زان محل
ناگهان ای بنده گر کردی گناه | توبه کن در حال و عذران بخواه
چون گناه نقد آید در وجود | توبه نسیه بدزاید هیچ سود
در امانت گاهلی کردن وظائف | بر امید زندگانی بیوفائست

در بیان خدمت خلق گوید

تا توانی ای پسر خدمت گزین | تا شود اسباب مرادت زر زین
بندگان چون خدمت مردان کنند | خدمت او کنبذگردان کنند
بهر خدمت هر که بر بندد کمر | باشد از آفات دنیا در امان
هر که پیش صالحان خدمت کند | از درونش با عزت و حرمت کند
خادمان باشند اموات شفیع | طالبی ایشان در جهان باشد رفیع

خادم نماز

خادم ناز است در صحبت باب | روز محشر میدهد حجاب و عذاب
گرچه خادم عاصی مفسد بود | بهتر از صد مسک عابد بود
میدهد حق خادمان را مستعان | اجر مردان صائمان و قائمان
بهر خدمت هر که بر بندد کمر | از درون معرفت بیند دگر
هر که خادم شد جنانش میدهند | هم ثواب غازیانش میدهند

در بیان عزت مهمان گوید

ای برادر دار مهمان را عزیز | تا بیابی عزت از رحمان تو نیز
هر که باشد طبعش از مهمان ملول | از دی ازار دخدا و هم رسول
گر تو خواهی داشت مهمان را عزیز | حق کشاید باب جنت بر تو نیز
هست مهمان از عطاهای کریم | هر که او پنهان شود باشد لئیم

بنده کو خدمت مردان کند | خویش را سابقهٔ رحمان کند

هر که مهمان را بروی تازه دید | از خدا الطاف بی اندازه دید

از تکلف دور باش ای میزبان | تا کرانی نبودت از میهمان

خیره بر خوان کسی مهمان مشو | میهمانت گر رسد پنهان مشو

هر که مهمانرا گرامی میکند | کوشش در نیکنامی میکند

هر که مهمانت شود از خاص و عام | پیش لوتی باید آوردن طعام

در بیان دادن کرستگان

آنچه باشد اندک و پیش ای پسر | بر دهی باید پیش در ویش ای پسر

نان مده در جای یعنی بهر خدای | تا دهندت در بهشت عدن جای

با تن عریان که بخشد جامه | حق دهد او را ز رحمت نامه

گر برای حاجت محتاج را | بر سر اقبال یابی تاج را

هر گرا یابند زو دولت بخنیار | خیر در زد در نهان دانشکار

در بیان بخیل بود

ای پسر هرگز مخور نان بخیل | کم نشین در محضر خوان بخیل

نان مسک جمله رنجست و عنا | هست در نان سخی نور صفا

تا نخوانندت بخوان کس مرو | در پی مردار چون کرکس مرو

چشم نیکی از خسیسان دون مدار | سقف و ایوان را نوید چون مدار

گر کنی خیری بدست خویش کن | هر چه بینی نیک تو از خویش کن

در بیان حمق گوید

سه علامت دان که در احمق بود | اولا غافل زیاد حق بود

گفتن بسیار عادت باشدش | گاهلی اندر عبادت باشدش

ای پسر چون احمقان غافل مباش | یک دم از یاد خدا غافل مباش

هر که او از یاد حق غافل بود | از مخافت در ره باطل بود

هیچ از فرمان حق کردن مثاب | کردنت را تا دمی مردن مثاب

باطلان را ای پسر کردن منه | نقد مردان را تو بر نسیه منه

از قضای آسمانی دم مزن | هر کسی را پیش کبر و کم مزن

دست چو در آسوی نامحرم مبار | جانب مال یتیمان هم مبار

تا توانی یار با همدم مکوبے | گر توانی نیز با خود هم مکوبے

تا شوی آزاد و مقبل ای عزیز | بے طمع می باش اگر داری تمیز

در بیان فسق و فجور

هست فاسق را سه خصلت در نهاد | باشد اول در دلش رسم فساد

پیشه اش آزردن خلق خداست | باز دارد خلق را از راه راست

در بیان مردم شقی کوید

هست ظاهر سه علامت در شقی | میخورد دایم حرام از احمقی

بے طهارت باشد و بیگاه خیز | هم ز اهل علم باشد در گریز

در بیان طهارت کوید

با طهارت باش و پاکی پیشه کن | از عذاب گور هم اندیشه کن

ای پسر بگریز از اهل علوم | تا نسوزد مر ترا نار سموم

تا توانی هیچکس را بد مکوی | پیش مردم از زبان خود مکوی

معرفت داری گره بر زر مبند | چون رسد مهمان بر ویش در مبند

از گدایان پاره‌های نان بخور — زانکه می‌ارد فقیری ای پسر

دور کن از خانه تا رِ عنکبوت — باشد اندر ماندنش نقصان قوت

خرج را بیرون ز اندازه مکن — ریش خشک خویش را شانه مکن

دستِ رس گر باشدت تنگی مَمَن — چون تو پا داری مَرَه لنگی مکن

سه علامت ظاهر آمد در شقی — با تو گویم یاد گیرش ای اخی

اولا از سایلان ترسان بود — در بلای جوع هم لرزان بود

چون رسد در ره بخوانش آشنا — بگذرد چون با دو گوید مرحبا

بنوازد از مکانِ خویش را — کم رسد کس را ز خوانش پا بده

در بیان سخنی دل

سخت دل را سه علامت یافتم — چون بدیدم رو ازو برتافتم

بر ضعیفان باشدش چون رو دستم — هم قناعت بودنش با پیش دلم

موعظه گوئی که چندان نشنوند — در دل سختش نباشد کارگر

اهل دنیا را بمعنی مرده دان — تا نباشد همنشین مردگان

در بیان حاجت نبردن بکسی

حاجت خود را مجوزه از زشت روی — ور نکو دارد روی خوب از وی مجوی

مومنی را با تو چون افتاد کار — تا توانی حاجت او را برار

حاجت خود را بجز سلطان مخواه — چون بخواهی یافت از دربان مخواه

پرده ذات دشمنان ننادی مکن — از کسی پیش کس ازادی مکن

در بیان فضیلت قناعت

با قناعت باش دایم ای پسر — زانکه نبود هیچ از فقر تلخ‌تر

هر سحر برخیز و استغفار کن — فرصتی اکنون که داری کار کن

همنشین خویش را غیبت مکن — غیر شیطان هر کس لعنت مکن

چون شود هر روز در عالم جدید — از گناهان توبه می باید گزید

گر ترا از زر نباشد از خدا — حق ز هر خیری بتر ساند ترا

در بیان بر آوردن حاجت

تا توانی حاجت مسکین برار — تا برآرد حاجت را کردگار

هست مالت جمله در کف عاریت — گر بماند از تو باشد زار زار

عاریت را باز می باید سپرد — هیچکس دیدی که زر با خود برد

حاصل دنیا چه باشد این بدان — دو گز کرباس و سه گز زمین

هر چه دادی در ره حق زان تست — هر چه ماندان بلای جان تست

هر که با ایزد ز حق راضی شود — حاجت او را خدا قاضی شود

هست دنیا بر مثال قنطره — بگذر از وی زانکه داری رو بره

هر که سازد بر سر پل خانه — هست عاقل او نبود دیوانه

از خدا بنود ورد استن غنا — هست مومن را غنا بی رنج و بلا

فقر در ره بیشه شهای مومن است — زانکه اندر وی صفای مومن است

مال و اولاد است بمغز دشمن اند — گر چه نزد یک تو چشم روشن اند

اغنا اموالکم را یاد گیر — مال و ملک همچنان بر باد گیر

مرده را بود و نیا سودی نبست — هر گز نش اندیشه نابودی نبست

هر که از صد فرش دلی خالی نبود — خرقه و لقمه در اکفانی نبود

هر که در بند زیادت میشود — دور از اهل سعادت میشود

بندگان حق که جایز داشتند | اسب همت تا ثریا تاختند

در بیان سخاوت گوید

در سخا کوش ای برادر در سخا | تا بپایی در پس شدت رها
باش پیوسته تو نکوی ای اخی | زانکه نبود در روزخی مردسخی
دان یقین چون در سخی تو رود وضا | زانکه در صحبت قرین مصطفی
حق تعالی بر در جنت نوشت | زانکه جای هر سخی باشد بهشت
اسخیا را با جهنم کار نیست | جای ممسک جز میان نار نیست
بخل اهل بخل را ابلیس دان | در جهنمش همدم ابلیس دان
انکه میخواند مرد را سفر | اهل کسر و بخل را باشد مفر
هیچ ممسک منکر در وی بهشت | بلکه با او کم رسد بوی بهشت

ای پسر در مردی مشهور باش | از بخیلی و نکبر دور باش
با سخی باش و تواضع پیشه کن | تا شود روزی دلت مدرنجن

در بیان صفای و تجرید

گر صفای با بدیت تجرید شو | گر خبر داری ز اهل دید شو
ترک دعوی هست تجرید ای پسر | فهم کن معنی تجرید ای پسر
گر تو برداری ز موجود اعتماد | انکه از تجرید باشد ای ولد
اصل تجرید است وداع شهوت است | بلکه کلی انقطاع شهوت است
گر دهی یکبار شهوت را طلاق | از زنا ایمن کردی تو در تفریط طاق
اعتماد چون همه بر حق بود | آنده مت تجرید حال مطلق بود
رو مجرد باش دایم فرد باش | تا بهر فرقی نشینی گرد باش

گر ز عقبی دست شویی بهر حق — آنکه از تقریر گوید نیست سبق

کرد کبر و عجب خود بینی مکرد — قدر حق نشناس و در هر جا مگرد

گر همی خواهی که باشد با صلاح — دور باش از مفسدان بی صلاح

هر که کرد کوته از نکبت کشت — جامه از دود سیاهش زشت کشت

آنکه با عطار همکرد در غریب — او همی یابد ز لوی خویش نصیب

جانب ظالم مکن میل ای عزیز — در کنی گردی ازان خیل ای عزیز

صحبت ظالم سبب ان نشست — زانکه خلق از ارونند در پیش است

روز اهل ظلم بگریز ای عزیز — تا نسوزی زانش تیز ای عزیز

در بیان پاس شرع گوید

ای پسر نگذار دامن شرع را — اصل پاکی گر بگیری فرع را

از ثرثیب

از شریعت گر نهی بیرون قدم — در ضلالت افتی و رنج و الم

همنشین صالحان باش ای پسر — دور باش از رند قلاش ای پسر

هر که او با صالحان همدم شود — در حریم خاص حق محرم شود

در حضوری صالحان صالح شوی — در نشینی با بدان طالح شوی

در بیان فعل شیطانی

چار خصلت فعل شیطانی بود — داند انها هر که رحمانی بود

عطسه مردم چو یکبد شت از یکی — باشد او از فعل شیطان بی شکی

چون سنی نیز از شیطان بود — انکه طاهر دشمن ایمان بود

خاصیازه فعل شیطانی است پس — ای پسر ایمن مشو از مکر کس

دور باش ای خواجه از اهل نفاق — در جهنم دان منافق را و شاق

سه علامت در منافق ظاهر است — زان سبب مغرور قهر قاهر است

وعده‌ها او به خلاف — قول او نخ بفکن از کبر و گزاف

مومنان را کم اعانت میکند — هم امانت را خیانت میکند

هست در وعده منافق را یقین — هست باد از سرش روی زمین

از منافق ای پسر پرهیز کن — تیغ را از بهر فتنش تیز کن

با منافق هر که همره می‌شود — منزل او در نکِ چه می‌شود

در بیان تقوی و پرهیز

سه علامت باشد اندر متقی — تو کمین نسبت شقی را با تقی

پر حذر باشد تقی از یار بد — نا نیندارد دور از کار بد

کم رود دیگر در و خشن ز زبان — از طریق کذب باشد در امان

از حلال و پاک می‌گیرد مدام — تا نیفتد اهل تقوی در حرام

سرچه ارای بدستار ای پسر — دل بدست آر ار توانی ای پسر

تا نگیری ترک عز و مال و جاه — از جهان بر سر نیایی چون کلاه

هست مردی خوشتن آراستن — قصد جان کردا نکه او را راست تن

نیست در تن بهتر از تقوی لباس — در تکلف مرد را بود اساس

هر که او در بند آرایش بود — در جهان فرزند آسایش بود

عاقبت جزوی مراد نبود ش — بهره از عیش و شادی نبود ش

هر که خود را نیک داند بد بود — در قبول حق بدانی رد بود

خود نمائی پیشهٔ شیطان بود — هر که خود را کم زند مردان بود

در بیان تمری تواضع و ترک عجب

گفت شیطان من ز آدم بهترم — تا قیامت گشت ملعون لاجرم

از تواضع خاک مردم میشود — نور یزدان از سرکش کم می‌شود

رانده شد ابلیس از مستکبری — گشت آدم مقبل از مستغفری

شد عزیز آدم چو استغفار کرد — خوار شد شیطان چو استکبار کرد

دانه پست افتد ز بر دستش کنند — خوشه چین سر برکشد بستش کنند

در بیان ابلهی گوید

چار چیز آمد نشان ابلهی — با تو گویم تا بیابی آگهی

عیب خود ابله نبیند در جهان — باشد اندر جستن عیب کسان

تخم بخل اندر دل خود کاشتن — دانکه امید سخاوت داشتن

هر که خلق از خلق او خشنود نیست — هیچ قدرش بر در معبود نیست

هر که او را پیشه بدخویی بود — کار او پیوسته بدرویی بود

خوی بد در من بلای جان بود — مردم بدخوی کی انسان بود

نخل شاخ از زور خشت دوزخ است — دان بخیل از سکان مطبخ است

باش از نخل بخیلان برکران — تا نباشی از شمار ابلهان

ور بحرص و آز کردی مبتلا — با تو وارد هر سو صد بلا

هر که بنود هیچ نقدش بر میان — هر کجا باشد بود اندر امان

نفس دنیا را مکن ای پسر — تا رهی از هر بلا و هر خطر

ای لب بگس از برای نفس خوار — در بلا افتاد و گشت از غم نزار

از برای نفس مرغ نامراد — آمده در دام صیاد افتاد

تا دلت آرام گیرد ای پسر — بود نابود جهان یکسان شمر

از عذاب قهر حق ایمن مباش | در پی ازار هر مؤمن مباش
در بلا یاری مخواه از هیچکس | زانکه بنود در خدا فریاد رس
هر که رنجاند ترا عذرش بذیر | تا بیابی مغفرت بر وی مگیر
حق ندارد دوست خلق ازار را | سنت این خصلت یکی دنیدار را
از ستم هر کو دلی را ریش کرد | ان جراحت بر وجود خویش کرد
روزبان از غیبت مردم بپرهیز | تا نه بینی دست و پای خود بریز

در بیان صبر و شکر گوید

هر که را باشد سه خصلت در سرشت | باشد انگه نیک از اهل بهشت
شکر در نعمای صبر اندر بلا | میدهد اینه دل را جلا
هر که مستغفر بود اندر گناه | حق ز نارش دور دارد روز جاه

هر که

هر که ترسد از فعال خویشتن | خواهد او عذر گناه خویشتن
معصیت را هر که بی دردی کند | ایزدش از اهل جنت رد کند
ای پسر دایم باستغفار باش | وز بد ان دمعدان بیزار باش

در بیان وقف گوید

گر کنی خیری بدست خویش کن | خیر خود در اوقف بهر درویش کن
یکدرم کان را بدست خود دهد | به بود زان کز پس او صد دهد
گر بیخشت خود یکی خرمای تر | بهتر از بعد تو صد مثقال زر
هر چه بخشیدی مکن باز رجوع | کز پی افتاده از دست حوج
ان بدان ماند که شخصی قی کند | باز قصد خوردن ان قی کند
ای پسر گر چیزکی بخشد پدر | میرسد کز باز گیرد از پسر

ای پسر با مال و رزق شادی مجو — آنچه میری با کسی دادی مگوی

شادی دنیا سراسر غم بود — سود او را عاقبت ماتم بود

امر لا تفرح ز قرآن یاد دار — جای شادی نیست دنیا هوشدار

شادمانی زاید از رحمت حق — این سخن دادند استادان سبق

ای پسر اندوه غم را خوی کن — روی دل را جانب دلجوی کن

گر فرح داری ز فضل حق رواست — کیست از دنیا فرح جستن خطاست

حزن داند وه که آفت بندگان — غم شود یا رفرح جویندگان

در بیان اندیشه کردن

هر که را بود دل اندیشه — عاقبت بر پای بندد تیشه

از چه موجودی بیندیشی ای پسر — هر کسی دارد غم خویش ای پسر

گر دایز دمرترا از بهر چیست — از برای آنکه باشی حق پرست

تا توانی بنده معبود باش — با حیا و با سخا و جود باش

مگذران در خواب خورا یام را — زنده دار از ذکر صبح و شام را

در بیان کمی خواب و نوم

خواب کم کن اولین روزای پسر — نفس را خوردن میاموزای پسر

آخر روزت نگویند منام — بیشتر از شام خواب آید حرام

اهل حکمت را نمی آید صواب — در میان آفتاب سایه خواب

ای پسر هرگز مرو تنها سفر — با شدت تنها حذر رفتن سفر

دست را بر زخم زن شوم است شوم — از استماع علم کن هرگز ملول

شب نظر کردن ز آینه خطاست — روز کر بینی تو روی خود رواست

دست خود را هم منه زیر زنخ
تا دعا قتل سر دهد همچو تخ

چار پایا مزا چو مینی در قطار
در میان سنان نیایی زینهار

تا فزاید قدر جاهت را خدا
روز و شب می باش دایم در دعا

تا نشود حسرت زیادت در جهان
رو نکوئی کن نکوئی ای فلان

تا نگاهد روزیت در روزگار
معصیت کم کن بعالم زینهار

خانه گر تنها و تاریکیت بود
مومنا باید که نزد یکیت بود

هر که رود در فسق و در عصیان کند
ایزد اندر روزیش نقصان کند

در بیان عذاب گفتار دروغ و کذب

کم شود روزی بگفتار دروغ
در سخن کذاب را بود فروغ

فاقه آرد خواب بسیار ای پسر
کمتر کن خواب بسیار ای پسر

هر که در شب خواب بسیار میکند
در نصیب خویش نقصان میکند

بول عریان هم فقیری آورد
اندوه بسیار پیری آورد

از حیا نیست خوردن آب و طعام
ناپسندست این بنزد خاص و عام

روزه نماز امیکن زیر پای
که همیخواهی تو نعمت از خدای

شب مزن جارو برا در خانه دور
خاک روبه هم مزن در زیر در

گر نخواهی آب دادست را بنام
نعمت حق بر تو میگردد حرام

گر بهر چیزی بکنی دندان خلال
مینوا کردی در فقر و در ملال

دست را هرگز ز خاک و گل مشوی
از برای دست شستن آب جوی

ای پسر بر استان کمتر نشین
کم شود روزی ز افعال چنین

نکیه کم کن خواجه بر پهلوی در
باش دایم زین خصالت برحذر

در غلا جا کر طهارت میکنی | دفت خود را که عبارت میکنی

جامه را بر تن نباید دوختن | باید از مردان ادب آموختن

گر بدامن پاک سازی روی خویش | روزیت کم گردد ای درویش

دیر رو بازار پیردن ای رود | از نکه رفتن نیابی هیچ سود

نیک بود گر کشته از دم چراغ | رو مده دود چراغ اندر دماغ

هم مکن در رشتن شانه مشترک | انکه او حاصل از تو باشد خود شریک

از گدایان پارهای نان مخور | زانکه می آرد فقیری ای پسر

دور کن از خانه تار عنکبوت | باشد اندر ماندنش نقصان قوت

ایکه ره در عافیت خواهی از خدای | تا رهی از آفت هر دو سرای

عافیت دان بین بی بدعت بود | تا عملها خالی از آفت بود

در بیان عافیت گوید

پنج چیزت باشد اندر عافیت | یاد کبریای کریم دل صافیت

هر که را باشد تن او بی بلا | باید ش الکاه دین بی بلا

در عملها هم ریایی نبودش | ور زمانه هم عنایی نبودش

عافیت رزق حلالت ای پسر | یاد کرده ذوالجلال است ای پسر

هر چه باید مرترا از حق ولی | پیش او کن صابران خود شاهدی

از امانت عافیت حاصل بود | کار تو بی عافیت مشکل بود

کس نرخند از تو با کس از نمک | خیر یاد از عافیت بینی بسی

هر دو یکجا اند خیر و عافیت | کوش کن کین بست بر تو کامنت

خیر ان باشد که کردی خاص شاه | عافیت ان کز کنه دارد نگاه

در بیان رحم و کرم گوید

هر کرا رحمی نباشد ای حبیب — نبود او از رحمت حق بی نصیب

هر که نیکی با کسی یا بد کند — در حقیقت آن همه با خود کند

بهره از نعمت خود ای جواد — تا نکرد جان دشمن بر تو شاد

هر کرا عادت بود سوگند راست — تا نبود زنده فقیر و بینواست

در نبود سوگند او جمله دروغ — آتش دوزخ برآرد در فروغ

هر کرا نبود نصیب از مال خویش — هیچ در دولتی نشناسی سر و ریش

هر که خلق از او رهایی یابد در جهان — مرد را از رحمت حق دور دان

کیست در هر از همه بدبخت تر — آنکه در دولتش است کافر ای پسر

بهترین کارها دانی که چیست — با صلاح آوردن نفس دنی است

خویش را معروف کردن در رجا — تا که باشی در دو عالم با صفا

چون بدست آمد ترا مال حلال — صرف سازش در رضای ذوالجلال

در کرم باشد بخاص و عام را — تا برآری در مروت نام را

تا ترا عاشق شود بسیار دوست — در مروت کوش کان مشکل نکوست

وام نیز از هر کسی هرگز مجوی — کر تو مردی راز خود با زن مگوی

آنکه هستی حق شناس و حق پرست — کوش تا این چیز را آری بدست

عزت هر دو جهان در علم و حلم — مرد را بی حلم نکند سود علم

پس بتقوی باش و دنبال این سبق — هست پرهیز بی محبت نزد حق

تا توانائی دایم اندر صبر کوش — هر بلائی کز حق آید خویش نوش

بی صبوری کی سلامت یابی — گر نه شاکر ملامت یابی

علم وحلم وحکمت پرهیز وصبر — مونس مرد است دشمن چشم وگبر

نفس را معبوب میدار ای پسر — تا سعادت گردد یارای پسر

تا امان یابی ز قهری کردگار — صدقه میده نهان در اشکار

صدقه ده روز و شب نگاه دار — تا بلا گرد ندا آله

آنکه نیکی میکند با حق شناس — بهترین مردمان اورا شناس

آنکه ازوی هست مردم در حذر — در میان خلق نبود زو بتر

ترس ای دیندار از جبار خویش — شرم دار از فعل بد کردار خویش

دین ندارد هر که نبود زشکار — منبت عقل اورا دان نابکار

با ورع می باش از تو مومنی — کافری از قهر حق گر ایمنی

تا شوی در روزگار از صابران — رو مکن از دین سختی گران

در بلا افتی چو شاکر نیستی — نزد اهل صدق صابر نیستی

گر نباشد فخر از درویشیت — کی بود اهل فقر باشد خویشیت

گر همه جنبش بفرمان باشدت — حرمت از خدمت فزاوان باشدت

بنده از خدمت بعقبی میرسد — ملکه از خدمت بمولی میرسد

گر دهی یکبار شهوت را طلاق — از زمان گردی تو در الفقر بطاق

هر که از مردان حق دارد نشان — نگذراند عیب مردم بر زبان

می نجوید مرد انصاف از کسی — گر رسد ظلم و جفا با او بسی

هر که پا اندازه مردان نهاد — کی رود هرگز بدنبال مراد

ای پسر بزک مراد خویش گیر — وانگهی راه سلامت پیش گیر

از خدای خویشتن غافل مباش — غافلانه در پی باطل مباش

جای گریه است این جهان دون خندی — چشم عبرت بر گشا و لیت بندی

همچو مور از حرص هر سو می مرو — پند ناصح را بگوش دل شنو

ای پسر کودک نه بازی کن — کار شیطان را بنا زی کن

نفس بد را در کنه یاری مده — عمر بر باد از تبه کاری مده

هر کجا بیهمت بود الجا مرو — راه حق رو همچو نابینا مرو

دشمن داری از و ایمن مباش — زیر سقف بیستون ساکن مباش

در ره فسق و هوا مرکب متاز — خویشتن را عشوه شیطان مساز

چون سفر در پیش داری زاد گیر — عمر خود را سر بسر بر باد گیر

تا نسوزی سازگاری پیشه کن — از عذاب حق یکی اندیشه کن

عقبه در راه است بار تو گران — نگذرد بی ریاضت بسی دگران

چون در آید پیش روز رستخیز — از خجالت نیست امکان گریز

کردن از حکم خدای خود مپیچ — تا نه سجده کردن از حکم تو هیچ

روی را از طاعت یزدان متاب — تا نمانی روز محشر در عذاب

خدمت نبی با خلق خدای — تا دهندت در بهشت عدن جای

با فقیران روز و شب میده طعام — تا دهندت جای در دار السلام

شاد کن سازی درون خسته را — باز یابی جنت در دسته را

هر که ان دارد نصیحت را بجای — در دو عالم رحمتش بخشد خدای

رحمت بی منتهای ذو الجلال — بر روان پاک صاحب کمال

لیکن همه در ها بنظم آورده است — غولها در ره بسی مهجور داده است

یاد کاری در جهان نگذاشته — هیچ پندی را فرو نگذاشته

اهل دین را اینقدر کاری بود | اهل دنیا را بسی یاری بود

هر که اینها را نداند غافل است | آنکه اینها کار بندد کامل است

مقصدش حاصل شود دنیا و دین | هم بیابد قرب رب العالمین

در جوار انبیا دار السلام | همنشین و اولیا، والسلام

بر امید رحمت پروردگار | میکند هر دم گناه بیشمار

چون امید رحمتت ای کردگار | جرم تقصیرش ببخشی او میار

یارب ان ساعت که جانم بر لب است | چشم پژمرده زنانت بی لب است

جان جانم را تو خود آگاه کن | لطف خویشم همدم همراه کن

شربت شهد شهادت نوشش ده | حلقه فضل کرامت کوشش ده

چون ندارم در دو عالم جز تو کس | هم بغربت تو مرا فریاد رس

تمت تمام شد

بسم الله الرحمن الرحيم

الٰہی شکر تیری احسانکا ادا کرون کس زبان سے کہ ہمارے
زبان کو باکی اپنی تام پر اور دلکو روشنی دی اپنی کلام
پر اور امت مین کیا اپنی رسول مقبول کو جو اشرف
انبیا نبی الرحمت جسکی شفاعت سے امیدوار ہین
کہ پاوین دو جہان کی نعمت الٰہی اوس نبی امت پر

دلکو

دلکو اپنی رحمت کامل سے درجات اعلی نصیب کر
جو سہو سے مخلوق اور اپنی عنایت اوسپر ہمیشہ
افزون رکھہ دنیا اور اخرت مین اور اوسکا
آل اطہار پر اور اوسکی اصحاب کبار پر اور اوسکی
امت کی اولیا اصفیا پر اور اوسکی امت کی علما
متقنین پر اور غربا ضعفا پر سب پر یا الٰہ العالمین
بعد ازین سنا چاہی مسلمانکو لازم ہی کہ اپنی رب کو
پہچانی اور اوسکی صفات جانی اور اوسکی حکم معلوم کری
اور مرضی نعرضی تحقیق کری کہ بغیر اوسکی بندگی نہین

Library Digitised Collections

Author/s:
Attr, Fard al-Dn,d. ca. 1230.

Title:
Pand nmah

Date:
[1819?]

Persistent Link:
http://hdl.handle.net/11343/23279

File Description:
Part 1